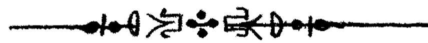
جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا



انوار الاسلام



پنجاب پریس سیالکوٹ میں خاکسار غلام قادر فصیح کی اہتمام سی چھپا

تعداد اشاعت (۷۰۰)

عجیب و غریب مذہبی کتابیں

جو

جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس

قادیاں ضلع گورداسپور سے مل سکتی ہیں

براہین احمدیہ جلد چہارم - مذاہب باطلہ کی تردید اور اسلام کی تصدیق میں عجیب و غریب کتاب قیمت (للعہ)
آئینہ کمالات اسلام معہ تبلیغ - اسلام کی زندہ خوبیوں اور دائمی برکات کی بحث میں بےنظیر مبسوط کتاب ہے (عہ)

شہادۃ القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان - اسمیں قرآن کریم اور احادیث کی عجیب توفیق و تطبیق سے اپنے مسیح موعود ہونیکا ثبوت دیا ہے (۶؍) **سرمہ چشم آریہ** اسم باسمی لاجواب الہامی کتاب ایک مشہور آریہ سے مباحثہ جسمیں قدوم و حدوث مادہ عالم پر لطیف بحث کی ہے اور بالخصوص مسئلہ تناسخ کی بےنظیر اور اعجازی تردید - قانون قدرت کی ماہیت - اسلام کی زندہ خوبیوں کی بشارت اور جواب لکھنے والے کو پانچسو روپیہ نقد انعام کا وعدہ دیا ہے پانچسو روپیہ کا انعام کتاب کے مضامین و براہین کے عدیم المثل ہونیکا بےنظیر ثبوت ہے (عہ) **فتح اسلام** خدا تعالیٰ کی تجلی خاص کی بشارت اور اسکے پیروؤں کے راہوں اور انکی تائید کے طریقوں کیطرف دعوت (۴؍) **توضیح المرام** اپنے ادعا مسیح الموعود پر لطیف بحث نزول ملایکہ کی حقیقی اور واقعی کیفیت بعض سورہ ہائے قرآنی کی حیرت انگیز اعجازی تفسیر - (۴؍)
برکات الدعا سر سید احمد خان کے رسالہ استجابت دعا کا لاجواب جواب اور اصول تفسیر پر ریویو (۳؍)
تحفہ بغداد نہایت دلکش عبارت میں ایک عجیب مکتوب بغدادی عالم کے جواب میں (۲؍)
نور الحق ہر دو حصص - پادری عماد الدین امرتسری کے توزین الاقوال کا جواب لاجواب اپنے دعویٰ کی صداقت میں سماوی شہادت - مکفرین پر اعجازی تحریر سے اتمام حجت بوعدۂ انعام پانچہزار روپیہ شایع ہوا ہے **اتمام الحجۃ** مولوی رسل بابا امرتسری کے الہام الصحیح کی تنقیح اور وفات مسیح کی توضیح کتاب اللہ سے کی گئی ہے اور ان کے موہوم دلائیل و انعام کی قلعی کھولی ہے قابل دید ہے (۴؍) **کرامات الصادقین** قیمت (عہ) **سچائی کا اظہار** قیمت ا؍ **حجۃ الاسلام** قیمت ا؍



لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا :

واضح ہو کہ وہ پیشگوئی جو امرتسر کے عیسائیون کے ساتھ مباحثہ ہو کر ۵ جون ۱۸۹۳ء مین کیگئی تھی جسکی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھی وہ خدا تعالی کے ارادہ اور حکم کے موافق ایسے طور سے اور ایسی صفائی سے **میعاد کے اندر پوری** ہو گئی کہ ایک منصف اور دانا کو بجز اسکے ماننے اور قبول کرنیکے کچھہ بن نہین پڑتا۔ ہان ایک متعصب اور احمق یا جلدباز جوان واقعات اور حوادث کو یکجائی نظر سے دیکھنا نہین چاہتا جو پیشگوئی کے بعد فریق مخالف مین ظہور مین آئی اور الہامی الفاظ کی پیروی نہین کرتا بلکہ اپنے دل کی آرزوؤن کی پیروی کرتا ہے اسکی مرض نادانی لاعلاج ہے اور اگر وہ ٹھوکر کہائے تو اسکی پست فطرتی اور حمق اور سادہ لوحی اُسکا موجب ہو گی ورنہ کچھہ شک نہین کہ **فتح اسلام** ہوئی اور عیسائیون کو ذلت اور ہاویہ نصیب ہو گیا پیشگوئی کے الفاظ یہ تھے کہ دونون فریقون مین سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہین دنون مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ مین گرایا جاویگا اور اسکو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نکرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُسکی اُس سے عزت ظاہر ہو گی اور اسوقت جب پیشگوئی ظہور مین آئیگی بعض اندہے سوجاکہے کئے جاوینگے اور بعض لنگڑے چلنے لگین گے اور بعض بہرے سننے لگینگے

اب یاد رہے کہ پیشگوئی مین فریق مخالف کے لفظ سے جس کے لئے ہاویہ یا ذلت کا وعدہ تہا ایک گروہ مراد ہے جو اس بحث سے تعلق رکہتا تہا خواہ خود بحث کرنیوالا تہا یا معاون یا حامی یا سرگروہ تہا ہان مقدم سب سے ڈپٹی عبداللہ آتہم تہا کیونکہ وہی دوسرے عیسائیون کیطرف سے منتخب ہوکر پندرہ دن جہگڑتا رہا مگر درحقیقت اس لفظ کے حصہ دار دوسرے معاون اور محرک اور اُن کے سرگروہ بہی تہے کیونکہ عرفاً فریق اس تمام گروہ کا نام ہے جو ایک کام بالمقابل کرنیوالا یا اُس کام کا معاون یا اس کام کا بانی یا مجوز یا حامی ہو اور پیشگوئی کی کسی عبارت مین نہیں لکہا گیا کہ فریق سے مراد صرف عبداللہ آتہم ہے ہان مینے جہانتک الہام کے معنی سمجہے وہ یہ سے تہے کہ جو شخص اس فریق مین سے بالمقابل باطل کی تائید مین بنفس خود بحث کرنیوالا ہے اسکے لئے ہاویہ سے مراد سزائے موت ہی لیکن الہامی لفظ صرف ہاویہ ہے اور ساتھ یہ بہی شرط ہی کہ حق کیطرف رجوع کرنیوالا نہ ہو اور حق کیطرف رجوع نہ کرنے کی قید ایک الہامی شرط ہے جیسا کہ مینے الہامی عبارت مین صاف لفظون مین اس شرط کو لکہا تہا اور یہ بات بالکل سچ اور یقینی اور الہام کے مطابق ہے کہ اگر مسٹر عبداللہ کا دل جیسا کہ پہلے تہا ویسا ہی توہین اور تحقیر اسلام پر قایم رہتا اور اسلامی عظمت کو قبول کرکے حق کیطرف رجوع کرنیکا کوئی حصہ نہ لیتا تو اسی میعاد کے اندر زندگی کا خاتمہ ہوجاتا لیکن خدا تعالی کے الہام نے مجہے جتلا دیا کہ ڈپٹی عبداللہ آتہم نے اسلام کی عظمت اور اُسکے رعب کو تسلیم کرکے حق کیطرف رجوع کرنیکا کسیقدر حصہ لیلیا جس حصہ نے اُسکے وعدہ موت اور کامل طور کے ہاویہ مین تاخیر ڈالدی اور ہاویہ مین تو گرا لیکن اُس بڑے ہاویہ سے تہوڑے دنون کے لئے بچگیا جسکا نام موت ہے اور یہ ظاہر ہے کہ الہامی لفظون اور شرطون مین سے کوئی ایسا لفظ یا شرط نہین ہے جو بے تاثیر رہ جاتا جسکا کسیقدر موجود ہوجانا اپنی تاثیر پیدا نہ کرے لہذا ضرور تہا کہ جسقدر مسٹر عبداللہ آتہم کے دل نے حق کی عظمت کو قبول کیا اُسکا فایدہ اُسکو پہنچ جائے سو خدا تعالی نے ایسا ہی کیا اور مجہے فرمایا اطلع اللہ علی همه وغمه ـ ولن تجد لسنة الله تبديلا ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين وبعزتي وجلالي انك انت الاعلی ـ ونمزق الاعداء كل ممزق ـ ومكر اولئك هو يبور ـ انا نكشف السر عن ساقه يومئذ يفرح المومنون ـ ثلة من الاولين وثلة من الآخرين وهذه تذكرة فمن شاء اتخذ الی ربه سبيلا ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالی نے اسکے ہم وغم پر اطلاع پائی اور اسکو مہلت دی جبتک کہ وہ بیباکی اور سخت گوئی اور تکذیب کیطرف میل کرے اور خدا تعالی کے احسان کو بہلا دے (یعنی فقرہ مذکورہ کے تفہیم الہی سے ہین) اور پہر فرمایا کہ خدا تعالی کی یہی سنت ہے اور تو ربانی سنتون مین تغیر اور تبدل نہین پائیگا

اِس فقرہ کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اِسی طرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہیں کرتا جبتک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہو جائیں جو غضب الٰہی کو مشتعل کریں اور اگر دل کے کسی گوشہ میں بھی کچھ خوف الٰہی مخفی ہو اور کچھ دھڑکہ شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہیں ہوتا اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے اور پھر فرمایا کہ کچھ تعجب کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر قایم رہو (یہ اِس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے) اور پھر فرمایا کہ مجھے میرے عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہے (یہ اِس عاجز کو خطاب ہے) اور پھر فرمایا کہ ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دینگے یعنی انکو ذلت پہنچیگی اور انکا مکر ہلاک ہو جائیگا۔ اسمیں یہ تفہیم ہوئی کہ تم ہی فتحیاب ہو نہ دشمن اور خدا تعالیٰ بس نہیں کریگا اور نہ باز آئیگا جبتک دشمنوں کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے اور اُن کے مکر کو ہلاک نہ کر دے یعنی جو مکر بنایا گیا اور مجسم کیا گیا اُسکو توڑ ڈالیگا اور اُسکو مُردہ کر کے پھینک دیگا اور اُسکی لاش لوگوں کو دکھادیگا اور پھر فرمایا کہ ہم اصل بھید کو اسکی پنڈلیوں میں سے ننگا کر کے دکھا دینگے یعنی حقیقت کو کھول دینگے اور فتح کے دلایل بیّنہ ظاہر کرینگے اور اس دن مومن خوش ہونگے پہلے مومن بھی اور پچھلے مومن بھی۔ اور پھر فرمایا کہ وجہ مذکورہ سے عذاب موت کی تاخیر ہماری سنت ہے جسکو ہمنے ذکر کر دیا اب جو چاہے وہ راہ اختیار کرلے جو اُسکے رب کیطرف جاتی ہے۔ اسمیں بدظنی کرنیوالوں پر زجر اور ملامت ہے اور نیز اِسمیں یہ بھی تفہیم ہوئی ہے کہ جو سعادتمند لوگ ہیں اور جو خدا ہی کو چاہتے ہیں اور کسی بخل اور تعصب یا جلدبازی یا سوء فہم کے اندھیرے میں مبتلا نہیں وہ اس بیان کو قبول کرینگے اور تعلیم الٰہی کے موافق اسکو پائینگے لیکن جو اپنے نفس اور اپنی نفسانی ضد کے پیرو یا حقیقت شناس نہیں وہ بیباکی اور نفسانی ظلمت کیوجہ سے اُسکو قبول نہیں کرینگے۔

الہام الٰہی کا ترجمہ معہ تفہیمات الٰہیہ کیا گیا جسکا ماحصل یہی ہے کہ قدیم سے الٰہی سنت اسیطرح پر ہے کہ جبتک کوئی کافر اور منکر نہایت درجہ کا بیباک اور شوخ ہو کر اپنے ہاتھ سے اپنے لئے اسباب ہلاکت پیدا نہ کرے تبتک خدا تعالیٰ تعذیب کے طور پر اسکو ہلاک نہیں کرتا اور جب کسی منکر پر عذاب نازل ہونیکا وقت آتا ہے تو اُسمیں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جنکی وجہ سے اُسپر حکم ہلاکت لکھا جاتا ہے عذاب الٰہی کے لئے یہی قانون قدیم ہے اور یہی سنت مستمرہ اور یہی غیر متبدل قاعدہ کتاب الٰہی نے بیان کیا ہے۔ اور غور کرنے سے ظاہر ہوگا کہ جو مسٹر عبد اللہ آتھم کے بارہ میں یعنی سزاے ہاویہ کے بارہ میں الہامی شرط تھی وہ درحقیقت اسی سنت اللہ کے مطابق ہے کیونکہ اُسکی الفاظ یہ ہیں کہ **بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نہ کرے** لیکن مسٹر عبد اللہ آتھم نے اپنی مضطربانہ حرکات سے ثابت کر دیا کہ اُس نے اس پیشگوئی کو تعظیم کی نظر سے دیکھا جو الہامی طور پر اسلامی صداقت

کی بنیاد پڑگئی تہی اور خداتعالی کے الہام نے بہی مجہہ کو یہی خبر دی کہ ہمنے اُسکے ہم اور غم پر اطلاع پائی یعنی وہ
اسلامی پیشگوئی سے خوفناک حالتمین پڑا اور اُسپر رعب غالب ہوا اُس نے اپنی افعال سے دیکہا دیا کہ اسلامی پیشگوئی
کا کیسا ہولناک اثر اُسکے دل پر ہوا اور کیسی اسپر گہبراہٹ اور دیوانہ پن اور دل کی حیرت غالب آگئی اور کیسی الہامی
پیشگوئی کے رعب نے اُسکے دل کو ایک کچلا ہوا دل بنایا یہانتک کہ وہ سخت بیتاب ہوا اور شہر بشہر اور ہر یک
جگہ ہراسان اور ترسان پہرتا رہا اور اس مصنوعی خدا پر اُسکا توکل نرہا جسکو خیالات کی کجی اور ضلالت کی تاریکی
نے الوہیت کی جگہ دے رکہی ہے وہ کتون سے ڈرا اور سانپون کا اسکو اندیشہ ہوا اور اندر کے مکانون سے بہی
اسکو خوف آیا۔ اسپر خوف اور وہم اور دلی سوزش کا غلبہ ہوا اور پیشگوئی کی پوری ہیبت اسپر طاری ہوئی اور
وقوع سے پہلی ہی اُسکا اثر اُسکو محسوس ہوا اور بغیر اسکے کہ کوئی امرت سر سے اُسکو نکالے آپ ہی ہراسان اور
ترسان اور پریشان اور بیتاب ہوکر شہر بشہر بہاگتا پہرا اور خدا نے اُسکے دل کا آرام چہین لیا اور پیشگوئی سے
سخت متاثر ہوکر سراسیمون اور خوف زدون کی طرح جابجا بہٹکتا پہرا اور الہام الہی کا رعب اور اثر اُسکے دلپر
ایسا مستولی ہوا کہ اُسکی راتین ہولناک اور دن بیقراری سے بہر گئے اور حق کی مخالفت کیحالت مین جو جو
شورشین اور قلق اس شخص پر وارد ہوتا ہے جو یقین رکہتا ہے یا ظن رکہتا ہے کہ شاید عذاب الہی نازل ہو جائے
یہ سب علامتین اُسمین پائی گئین اور وہ عجیب طور پر اپنی بے چینی اور بے آرامی جابجا ظاہر کرتا رہا اور خداتعالی
نے ایک حیرتناک خوف اور اندیشہ اُسکے دل مین ڈالدیا کہ ایک بات کا کہٹکا ہی اُسکے دل کو صدمہ پہنچاتا
رہا اور ایک کتے کے سامنے آنے سے ہی اُسکو ملک الموت یاد آیا اور کسی جگہ اسکو چین نہ پڑا اور ایک سخت
ویرانے مین اُسکے دن گذرے اور سراسیمگی اور پریشانی اور بیتابی اور بیقراری نے اُسکے دل کو گہیر لیا۔
اور ڈرانیوالے خیال رات دن اُسپر غالب رہے اور اُسکے دل کے تصورون نے عظمت اسلامی کو ردنکیا
بلکہ قبول کیا اسلئے وہ خدا جو رحیم و کریم اور سزا دینے مین دہیما ہے اور انسان کے دل کے خیالات کو
جانچتا اور اُسکے تصورات کے موافق اُس سے عمل کرتا ہے اُس نے اسکو اس صورت پر پایا جس صورت
مین فی الفور کامل ہاویہ کی سزا یعنے موت بلاتوقف اسپر نازل ہوتی اور ضرور تہا کہ وہ کامل عذاب اُسوقت تک تہما
رہے جبتک کہ وہ بیباکی اور شوخی سے اپنے ہاتہہ سے اپنے لئے ہلاکت کے اسباب پیدا کرے اور الہام
الہی نے بہی اسیطرف اشارہ کیا تہا کیونکہ الہامی عبارت مین شرطی طور پر عذاب موت کے آنیکا وعدہ تہا
نہ مطلق بلاشرط وعدہ لیکن خداتعالی نے دیکہا کہ مسٹر عبداللہ آتہم نے اپنے دل کے تصورات سے اور اپنے

افعال سے اور اپنے حرکات سے اور اپنے خوف شدید سے اور اپنے ہولناک اور ہراسان دل سے عظمت اسلامی کو قبول کیا اور یہ حالت ایک رجوع کرنے کی قسم ہے جو الہام کے استثنائی فقرہ سے کسیقدر تعلق رکھتی ہے کیونکہ جو شخص عظمت اسلامی کو رد نہیں کرتا بلکہ اُسکا خوف اُسپر غالب ہوتا ہے وہ ایک طرح سے اسلام کیطرف رجوع کرتا ہے اور اگرچہ ایسا رجوع عذاب آخرت سے بچا نہیں سکتا مگر عذاب دُنیوی میں بیباکی کے دنون تک ضرور تاخیر ڈال دیتا ہے یہی وعدہ قرآن کریم اور بیبل مین موجود ہے اور جو کچھہ ہمنے مسٹر عبد اللہ آتہم کی نسبت اور اس کے دل کی حالت کے بارہ مین بیان کیا یہ باتین بے ثبوت نہین بلکہ مسٹر عبد اللہ آتہم نے اپنے تئین سخت مصیبت زدہ بنا کر اور اپنے تئین شدائد غربت مین ڈال کر اور اپنی زندگی کو ایک ماتمی پیرایہ پہنا کر اور ہر روز خوف اور ہراس کی حرکات صادر کر کے اور ایک دنیا کو اپنی پریشانی اور دیوانہ پن دکہلا کر نہایت صفائی سے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ اُسکے دل نے اسلامی عظمت اور صداقت کو قبول کر لیا کیا یہ بات جہوٹ ہے کہ اُس نے پیشگوئی کے **رُعبناک مضمون** کو پورے طور پر اپنے پر ڈال لیا اور جسقدر ایک انسان ایک سچی اور واقعی بلا سے ڈر سکتا ہے اسیقدر وہ اِس پیشگوئی سے ڈرا اسکا دل ظاہری حفاظتون سے مطمئن نہ ہو سکا اور حق کے رعب نے اُسکو دیوانہ سا بنا دیا سو خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ اسکو ایسی حالت مین ہلاک کرے کیونکہ یہ اسکے قانون قدیم اور سنت قدیمہ کے مخالف ہے اور نیز یہ الہامی شرط سے مغایر اور برعکس ہے اور اگر الہام اپنی شرائط کو چہوڑ کر اور طور پر ظہور کرے تو گو جاہل لوگ اس سے خوش ہون مگر ایسا الہام الہام الٰہی نہیں ہو سکتا اور یہ غیر ممکن ہے کہ خدا اپنی قرار دادہ شرطون کو بہول جائے کیونکہ شرائط کا لحاظ رکہنا صادق کے لئے ضروری ہے اور خدا اصدق الصادقین ہے۔ ہان جبوقت مسٹر عبد اللہ آتہم اس شرط کے نیچے سے اپنی تئین باہر کرے اور اپنے لئے اپنی شوخی اور بیباکی سے ہلاکت کے سامان پیدا کرے تو وہ دن نزدیک آ جائینگے اور سزائے ہاویہ کامل طور پر نمودار ہو گی اور پیشگوئی عجیب طور پر اپنا اثر دکہائے گی۔

اور توجہ سے یاد رکہنا چاہئے کہ ہاویہ مین گرائے جانا جو اصل الفاظ الہام ہین وہ عبد اللہ آتہم نے اپنے ہاتہ سے پورے کئے اور جن مصائب مین اُس نے اپنے تئین ڈال لیا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹون کا سلسلہ اُسکے دامنگیر ہو گیا اور ہول اور خوف نے اُسکے دل کو پکڑ لیا یہی **اصل ہاویہ** تہا اور سزاء موت اُسکے کمال کے لئے ہے جسکا ذکر الہامی عبارت مین موجود بہی نہین بیشک

یہ مصیبت ایک ہاویہ تھا جسکو عبد اللہ آتھم نے اپنی حالت کے موافق بھگت لیا لیکن وہ بڑا ہاویہ جو موت سے تعبیر کیا گیا ہے اسمین کسیقدر مہلت دی گئی کیونکہ حق کا رعب اُسنے اپنے سر پر لیلیا اِسلئے وہ خدا تعالیٰ کی نظر مین اُس شرط سے کسیقدر فایدہ اُٹھانیکا مستحق ہوگیا جو الہامی عبارت مین درج ہے اور ضرور ہے کہ ہر ایک امر کا ظہور اُسی طور سے ہو جس طور سے خدا تعالیٰ کے الہام مین وعدہ ہوا اور مین یقین رکھتا ہون کہ اِس ہمارے بیان مین وہی شخص مخالفت کریگا جسکو مسٹر عبد اللہ آتھم کے ان تمام واقعات پر پوری اطلاع نہوگی اور یا جو تعصب اور بخل اور سیہ دلی سے حق پوشی کرنا چاہتا ہے۔

اور اگر عیسائی صاحبان اب بھی جھگڑین اور اپنی مکارانہ کارروائیون کو کچھ چیز سمجھین یا کوئی اور شخص اسمین شک کرے تو اِس بات کے تصفیہ کیلئے **کہ فتح کس کو** ہوئی آیا اہل اسلام کو جیساکہ بحقیقت ہے یا عیسائیون کو جیساکہ وہ ظلم کے راہ سے خیال کرتے ہین تو مین انکی پردہ دری کے لئے مباہلہ کے لئے طیار ہون اگر وہ دروغگوی اور چالاکی سے باز نہ آئین تو مباہلہ اِس طور پہ ہوگا کہ ایک تاریخ مقرر ہوکر ہم فریقین ایک میدان مین حاضر ہون اور مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کھڑے ہوکر تین مرتبہ ان الفاظ کا اقرار کرین کہ اس پیشگوئی کے عرصہ مین اسلامی رعب ایک طرفۃ العین کے لئے بھی میرے دل پر نہین آیا اور مین اسلام اور نبی اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ناحق پر سمجھتا رہا اور سمجھتا ہون اور صداقت کا خیال تک نہین آیا اور حضرت عیسیٰ کی ابنیت اور الوہیت پر یقین رکھتا رہا اور رکھتا ہون اور ایسا ہی یقین جو فرقہ پروٹسٹنٹ کے عیسائی رکھتے ہین اور اگر مینے خلاف واقعہ کہا ہے اور حقیقت کو چھپایا ہے تو اسے خدائے قادر مجھ پر ایکبرس مین عذاب موت نازل کر۔ اس دعا پر ہم آمین کہین گے اور اگر دعا کا ایک سال تک اثر نہ ہوا اور وہ عذاب نازل نہ ہوا جو جھوٹون پر نازل ہوتا ہے **تو ہم ہزار روپیہ** مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کو بطور تاوان کے دین گے چاہین تو پہلے کسی جگہ جمع کرالین اور اگر وہ ایسی درخواست نہ کرین تو یقیناً سمجھو کہ وہ کاذب ہین اور غلو کے وقت اپنی سزا پائین گے ہمین صاف طور پر الہاماً معلوم ہوگیا ہے کہ اسوقت تک **عذاب موت** ٹلنے کا یہی باعث ہے کہ عبد اللہ آتھم نے حق کی عظمت کو اپنی خوفناک حالت کی وجہ سے قبول کرکے ان لوگون سے کسی درجہ پر مشابہت پیدا کرلی ہے جو حق کیطرف رجوع کرتے ہین اِسلئے ضرور تھا کہ انکو کسیقدر اس شرط کا فایدہ ملتا اور اس امر کو وہ لوگ خوب سمجھ سکتے ہین کہ جو ان کے حالات پر غور

نوٹ۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ یہ ہزار روپیہ باضابطہ تحریر لینے کے بعد پہلے دیدینگے۔ یہ قطعی اقرار ہے۔ منہ

کرین اور اپنے تمام بیقراریون کو ایک جگہ بیٹہکر دیکہین کہ کہان تک پہنچ گئی تہین کیا وہ ہاویہ تہا یا کچہہ اور تہا اور اگر کوئی ناحق انکار کرے تو اُسکے سمجہانے کے لئے وہ قطعی فیصلہ ہے جو ہمنے لکہدیا ہے تا سیہ روئے شود ہر کہ در و غش باشد ہم اپنے مخالفین کو یقین دلاتے ہین کہ یہی سچ ہے ہان یہی سچ ہے اور ہم پہر بکرر لکہتے ہین کہ ضرور مسٹر عبداللہ آتہم نے کسیقدر ہاویہ کی سزا بہگت لی ہے اور نہ صرف اسیقدر بلکہ قطرب اور مانیا کے مقدمات بہی اُنکے دماغ کو نصیب ہوگئے ہین جنکی طرف الہام الٰہی کا ہم اشارہ پاتے ہین اور جس کے نتائج عنقریب کہلین گے کسی کے چہپانے سے چہپ نہین سکتے پس اے حق کے طالبو یقیناً سمجہو کہ ہاویہ مین گرنیکی **پیشگوئی** پوری ہوگئی اور اسلام کی **فتح ہوئی** اور عیسائیون کو ذلت پہنچی ہان اگر مسٹر عبداللہ آتہم اپنے پر جزع فزع کا اثر نہ ہونے دیتا اور اپنے افعال سے اپنی استقامت دکہاتا اور اپنے مرکز سے جگہ بجگہ بہٹکتا نہ پہرتا اور اپنے دل پر وہم اور خوف اور پریشانی غالب نہ کرتا بلکہ اپنی معمولی خوشی اور استقلال مین ان تمام دنون کو گذارتا تو بیشک کہہ سکتے تہے کہ وہ ہاویہ مین گرنے سے دور رہا مگر اب تو اُسکی یہ مثال ہوئی کہ قیامت دیدہ ام پیش از قیامت اسپر وہ غم کے پہاڑ پڑے جو اُس نے اپنی تمام زندگی مین اُنکی نظیر نہین دیکہی تہی پس کیا یہ سچ نہین کہ وہ ان تمام دنون مین درحقیقت ہاویہ مین رہا اگر تم ایک طرف ہماری پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑہو اور ایک طرف اُس کے اُن مصائب کو جانچو جو اسپر وارد ہوئے تو تمہین کچہہ بہی اس بات مین شک نہین رہیگا کہ **وہ بیشک ہاویہ مین گرا** ضرور گرا اور اُس کے دلپر وہ رنج اور غم اور بیقراری وارد ہوئی جسکو ہم آگ کے عذاب سے کچہہ کم نہین کہہ سکتے۔ ہان اعلیٰ نتیجہ ہاویہ کا جو ہمنے سمجہا اور جو ہماری تشریحی عبارت مین درج ہے یعنی موت وہ ابہی تک حقیقی طور پر وارد نہین ہوا کیونکہ اُس نے عظمت اسلام کی ہیبت کو اپنے دل مین دہنسا کر الٰہی قانون کے موافق الہامی شرط سے فائدہ اُٹہا لیا مگر موت کے قریب قریب اُسکی حالت پہنچ گئی اور وہ درد اور دکہہ کے ہاویہ مین ضرور گرا اور ہاویہ مین گرنے کا لفظ اُسپر صادق آگیا پس **یقیناً سمجہو کہ اسلام کو فتح حاصل ہوئی** اور خدا تعالیٰ کا ہاتہہ بالا ہوا اور کلمہ اسلام اونچا ہوا اور عیسائیت نیچے گری۔ فالحمد لله علیٰ ذالک

یہ تو مسٹر عبداللہ آتہم کا حال ہوا مگر اسکے باقی رفیق بہی جو فریق بحث کے لفظ مین داخل تہے

اور جنگ مقدس کے مباحثہ سے تعلق رکہتے تہے خواہ وہ تعلق اعانت کا تہا یا بانی کار ہونے کا یا مجوز بحث یا حامی ہونے کا یا سرگروہ ہونے کا انہین سے کوئی بہی اثر ہاویہ سے خالی نہ رہا اور اُن سب نے میعاد کے اندر اپنی اپنی حالت کے موافق ہاویہ کا مزا دیکہہ لیا۔ چنانچہ اول خدا تعالی نے پادری رایٹ کو لیا جو در اصل اپنے رتبہ اور منصب کے لحاظ سے اس جماعت کا سرگروہ تہا اور وہ عین جوانی مین ایک ناگہانی موت سے اس جہان سے گذر گیا اور خدا تعالی نے اُسکے بے وقت موت سے ڈاکٹر مارٹین کلارک اور ایسا ہی اُسکے دوسرے تمام دوستون اور عزیزون اور ماتحتون کو سخت صدمہ پہنچایا اور ماتمی کپڑے پہنا دئیے اور اُسکی بیوقت موت نے اُنکو ایسے دکہہ اور درد مین ڈالا جو ہاویہ سے کم نہ تہا اور ایسا ہی پادری ہاول بہی ایسی سخت بیماری مین پڑا کہ ایک مدت کے بعد مر مر کے بچا اور پادری عبد اللہ بہی سخت بیماریون کے ہاویہ مین گرا اور معلوم نہین کہ بچا یا گذر گیا اور جہان تک ہمین علم ہے اُن مین سے کوئی بہی ماتم اور مصیبت یا ذلت اور رسوائی سے خالی نہ رہا اور نہ صرف یہی بلکہ اونہین دنون مین خدا تعالی نے ایک خاص طور پر سخت ذلت اور رسوائی ان کو پہنچائی جس سے تمام ناک کٹ گئی اور وہ لوگ مسلمانون کو منہ دکہانے کے قابل نہ رہے کیونکہ مینے خدا تعالی سے توفیق پا کر عیسائی پادریون کی علمی قلعی کہولنے کے لئے اور اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ قرآن اور اسلام پر حملہ کرنے کے لئے زباندانی کی ضرورت ہے اور یہ لوگ زبان عربی سے بے بہرہ ہین ایک کتاب جسکا نام **نور الحق** ہے عربی فصیح مین تالیف کی اور عماد الدین اور دوسرے تمام باقی پادریون کو رجسٹری کرا کر خط بہیجے گئے کہ اگر عربی دانی کا دعوی ہے جو اسلامی مسایل مین خوض کرنے اور قرآنی فصاحت پر حملہ کرنیکے لئے ضروری ہے تو اس کتاب کے مقابل پر ایسا ہی عربی مین کتاب بنا دین اور پانچہزار روپیہ انعام پا دین اور اگر انعام کے بارہ مین شک ہو تو پانچہزار روپیہ پہلے جمع کرا دین۔ اور یہ بہی لکہا گیا کہ اسلامی صداقت کا یہ خدا تعالی کیطرف سے ایک نشان ہے اگر اسکو توڑ دین اور عربی مین ایسی کتاب بلیغ فصیح بنا دین تو انعام مذکور بلا تامل اُنکو ملیگا جس جگہ چاہین اپنی تسلی کے لئے روپیہ جمع کرا لین اور بالمقابل کتاب بنانیکی حالت مین نہ صرف انعام بلکہ آیندہ تسلیم کیا جائیگا کہ درحقیقت وہ اپنے دعوے کے موافق مولوی ہین اور اُنکو حق پہنچتا ہے کہ قرآن شریف کی فصاحت بلاغت پر اعتراض کرین اور نیز وہ بالمقابل کتاب بنانے سے ہمارے الہام کا کذب بہی بڑے سہل طریق سے ثابت کر دینگے اور اگر وہ ایسا نہ کر سکین تو پہر ثابت ہو گا کہ وہ جہوٹ اور افترا سے اپنے تئین مولوی نام رکہتے ہین اور درحقیقت جاہل اور نادان ہین اور

روایت ۳ فٹ نوٹ۔ پادری رائٹ صاحب کی وفات پر جو افسوس گرجہ مین ظاہر کیا گیا اسمین عیسائیون کی مضطربانہ اور خوف زدہ حالت کا نظارہ منہ در اوعلہ مقصد ذیل الفاظ سے آئینہ دل مین منقش ہو سکتا ہے جو اس وقت سحر کے مرعوب اور مغضوب دل سے نکلے اور وہ یہ ہین۔ آہ رائٹ خدا کا غضب کی

اور نیز اس صورت مین وہ ہزار لعنت بہی ان پر پڑیگی جو رسالہ نور الحق کے چار صفحون مین بلکہ کچہہ زیادہ مین صرف اس غرض سے لکہی گئی ہے کہ اگر یہ پادری لوگ بالمقابل رسالہ نہ بنا سکین اور نہ اپنے تئین مولوی اور عربی دان کہلانے سے باز آوین اور نہ قران کی اعجازی فصاحت پر حملہ کرنے سے رکین تو یہ ہزار لعنت اُنپر قیامت تک ہے لیکن باوجود ان سخت لعنتون کے جو مرنے سے کروڑ ہا درجہ بدتر ہین پادری عماد الدین اور دوسرے تمام پنجاب اور ہندوستان کے عیسائی جو مولوی کہلاتے اور عربی دان ہونے کا دم مارتے تہے جواب لکہنے سے عاجز رہ گئے اور باوجود اسکے اپنے ناجائز حملون سے باز نہ آئے بلکہ انہین دنون مین پادری عماد الدین نے شرم اور حیا کو علیحدہ رکہہ کر قران شریف کا ترجمہ چہاپا اور اپنی طرف سے اُسپر نوٹ لکہے اور اس ہزار لعنت کا پہلا وارث اپنے تئین بنایا اور جیسا کہ مباحثہ کی پیشگوئی مین درج تہا کہ اُس فریق کو سخت ذلت پہنچیگی جو عمداً جہوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے ویسا ہی وہ تمام ذلت اور رسوائی ان نادان پادریون کے حصہ مین آئی اور آیندہ کسی کے آگے منہ دکہلانے کے قابل نہ رہے اور ہم لکہہ چکے ہین کہ یہ سب لوگ فریق بحث مین داخل اور مسٹر عبد اللہ آتہم کے معین اور حامی تہے بلکہ بحث کے بعد بہی یہ لوگ خیانت کے طور پر اخبارون کے کالم سیاہ کرتے رہے اب دانا سوچ لے کہ ہر ایک کو ہاویہ انہین سے نصیب ہوا یا کچہہ کسر رگہی اور ہم اس جگہ ہر ایک دانا اور روشندل کو انصاف کے لئے منصف بناتے ہین کہ کیا اس قدر ذلت اور رسوائی ہاویہ کا نمونہ ہے یا نہین اور کیا وہ ذلت جسکا الہامی عبارت مین وعدہ تہا اس سے یہ لوگ بچ سکے یا پورا پورا حصہ لیا یہ خدا کا فعل ہے کہ اُس نے بعد پیشگوئی کے ہر ایک پہلو سے ان لوگون کو ملزم کیا اور سب پر پیشگوئی کو جال کیطرح ڈالدیا بعض کو اسرائیلی قوم کے نافرمانون کیطرح دن رات کے دہڑکہ اور خوف اور ہول کے گڑہے مین دہکیل دیا جیسے مسٹر عبد اللہ آتہم کہ خدا تعالی نے اُسکے دل پر وہم کو مستولی کردیا اور وہ قوم یہود کیطرح جان کے ڈر سے جا بجا بہٹکتا پہرا اور دیوانہ پن کی حالات اُسمین پیدا ہوگئے اور اُسکے ہوش اُڑ گئے اور قطرب اور مانیا کی بیماری کا بہت سا حصہ اُسکو دیا گیا اور اُسکے دماغ کی صحت جاتی رہی اور ہوش مین فرق آیا اور ہر وقت موت سامنے دکہائی دی اور اُس نے اِسقدر خوف اور ڈر اور ہول کو اپنے دلمین جگہ دی کہ عظمت اسلام پر مہر لگادی اور اپنے اس خوف اور دہڑکہ کو شہر بشہر لئے پہرا اور ہزارون کو اسبات پر گواہ بنایا کہ اُسکے دل نے اسلام کی بزرگی اور صداقت کو قبول کرلیا ہے یہ کہنا درست نہین ہوگا کہ وہ اسلئے شہر بشہر

بہاگتا پہر اکہ مسلمانون کے قتل کرنے سے ڈرتا تہا کیونکہ امرتسر کی پولس کا کچہہ نقص اور ادہوارا انتظام نہ تہا تاوہ لدہانہ کی پولس کی پناہ لیتا اور پہر لدہانہ مین کسینے اُس پر کوئی حملہ نہین کیا تہا تاوہ فیروزپور کیطرف بہاگتا

پس اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ **اسلامی ہیبت کی وجہ** سے اُس شخص کیطرح

ہوگیا جو قطرب کی بیماری مین مبتلا ہوا اور حقانی عظمت نے اُسکے دماغ پر بہت کچہہ کام لیا جسکی وہ برداشت نکرسکا اور خدا تعالی نے اُسکو اِس غم مین ایک سودائی کیطرح پایا پس اُسنے اپنے الہامی وعدون کے موافق اُسوقت تک اُسکو تاخیر دی جبتک وہ اپنی بیباکی کیطرف رجوع کرکے بدزبانی اور توہین اور گستاخی کی طرف میل کرے اور شوخی اور بیباکی کے کامون کیطرف قدم آگے رکہہ کر اپنے لیئے ہلاکت کے اسباب پیدا کرے اور خدا تعالی کی غیرت کا محرک ہو۔ اور اگر کوئی انکار کرے کہ ایسا نہین اور وہ اسلامی عظمت سے نہین ڈرا تو اس پر واجب ہوگا کہ اس ثبوت کیلئے مسٹر عبداللہ آتہم کو اس اقرار اور حلف کیلئے آمادہ کرے جس سے ایک ہزار روپیہ الہی بہی اُسکو ملیگا۔ ورنہ ایسے شخص کا نام بجز نادان متعصب کے اور کیا رکہہ سکتے ہین کیا یہ بات سچائی کے کہولنے کے لیئے کافی نہین کہ ہمنے صرف عبداللہ آتہم کے حالات پیش نہین کیئے مگر ہزار روپیہ کا اشتہار بہی دیدیا اور یاد رکہو کہ وہ اس اشتہار کیطرف رُخ نہین کریگا کیونکہ کاذب ہی اور اپنے دل مین خوب جانتا ہے کہ وہ اس خوف سے مرنے تک پہنچ چکا تہا اور یاد رہے کہ مسٹر عبداللہ آتہم مین کامل عذاب کی بنیادی اینٹ رکہدی گئی ہے اور وہ عنقریب بعض تحریکات سے ظہور مین آجائیگی۔ خدا تعالی کے تمام کام اعتدال اور رحم سے ہین اور کینہ ور انسان کیطرح خواہ نخواہ جلدباز نہین اور اسکی تلوار ڈرنے والے دلپر نہین چلتی بلکہ سخت اور بیباک پر اور وہ اپنے لفظ لفظ کا پاس کرتا ہے۔ پس جسحالت مین الہامی عبارت مین مدعا یہ تہا کہ حق کیطرف کسیقدر رجہکنے کیحالت مین موت وارد نہین ہوسکتی بلکہ موت اسی حالت مین ہوگی کہ جبکہ بیباکی اور شوخی مین زیادتی کرے تو پہر کیونکر ممکن تہا کہ مسٹر عبداللہ آتہم پر ایسے دنون مین موت آجاتی جبکہ اُس نے اپنی مضطربانہ افعال سے ایک جہان کو دکہا دیا کہ عظمت اسلام اسکی دل پر سخت اثر کر رہی ہے اِس بات مین کچہہ بہی شک نہین کہ جس دلپر اسلامی پیشگوئی کی عظمت بہت ہی غالب ہوگئی گو اس دل نے اپنی نفسانی تعلقات کی وجہ سے اپنے مذہب کو چہوڑنا نہ چاہا ۔ مگر بیشک اُسکے دل نے حق کی تعظیم کرکے رجوع کرنیوالون مین اپنے تئین شامل کر لیا۔ بلکہ ایسا ڈرا کہ بہت سی عام مسلمان بہی ایسا نہین ڈرتے غلبۂ خوف نے اسکو سودائی سا

نوٹ۔ یہہ ثابت ہی کہ بہیجا جز کسی جگہ کا بادشاہ نہ تہا۔ بلکہ قوم کا متروک اور مسلمانون کی نظر مین کافر اور اپنا چال چلن گردسے کوئی خونریز اور ڈاکو نہین تہا۔ پہر اس قدر دہشت کہان سے پڑ گئی۔ اگر یہہ خوف حق نہین تہا۔ تو اور کیا تہا۔

بنا دیا سو خدا تعالیٰ کے کمال رحم نے یہ ادنےٰ فایدہ اس سے دریغ نہ کیا کہ ہاویہ کی کامل سزا مین الہامی شرط کے موافق تاخیر ڈالدی گو ہاویہ کی سزا سے بچ نہ سکا مگر کامل سزا سے بچ گیا جس قدر خدا تعالیٰ نے اُس پر رعب ڈالدیا یہ وہ امر ہے جو اس زمانہ کے صفحہ تاریخ مین اسکی نظیر نہین مل سکتی ۔

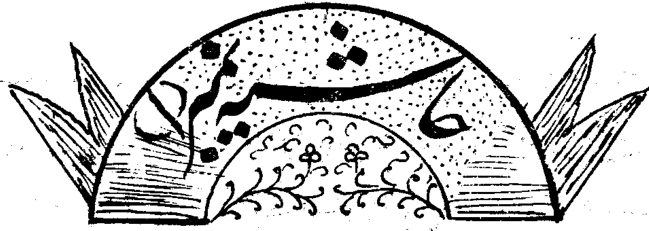
اور ہم مکرر لکھتے ہین کہ اُسکا ثبوت اس نے اپنے خوف زدہ حالت سے آپ دیدیا اور اگر کوئی متعصب اب بہی شک کرے تو پہر دوسرا معیار وہی ہے جو کہ ہم لکھ چکے ہین اور ہم زور سے کہتے ہین کہ مسٹر عبد اللہ آتہم اس مقابلہ کیطرف رجوع نہین کریگا کیونکہ وہ اپنے دل کے حالات سے بیخبر نہین اور اُسکا دل گواہی دیگا کہ ہمارا الہام سچا ہے گو وہ اِس بات کو ظاہر نہ کرے مگر اسکا دل اِس بیان کا مصدق ہوگا لیکن اگر دنیا کی ریاکاری سے اس مقابلہ پر آئیگا تو پہر آلہی عذاب کامل طور سے رجوع کریگا اور ہم حق پر ہین اور دنیا دیکھیگی کہ ہماری یہ باتین صحیح ہین یا نہین اور ہم لکھ چکے ہین کہ خدا تعالیٰ نے یہ بہی دکہا دیا کہ فریق مخالف جو بحث کرنیوالے یا اُن کے حامی یا بانی کار یا مجوز تہے کوئی بہی اُنہین سے مس عذاب سے نہین بچا جیسا کہ ہم ابہی تفصیل کر چکے ہین یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے مبارک وہ جو اُسکے تمام پہلوؤن کو سوچین اور اپنے نفسون پر ظلم نہ کرین ۔ ہم بے ثبوت کسی پر جبر کرنا نہین چاہتے بلکہ یہ واقعات آفتاب کی طرح روشن ہین اور ہم غور کرنے کے لئے سب کے آگے رکہتے ہین اور اگر کوئی ایسا ہی اندہا ہو جو کچہ سمجہہ نہ سکے تو ہمنے اِس اشتہار مین اسکے لئے ایک ایسا معیار جدید مقرر کر دیا ہے جو بڑی صفائی سے اُسکو مطمئن کر سکتا ہے بشرطیکہ فطرتی فہم اور انصاف سے حصہ رکہتا ہو اور تعصب کی تاریکی کے نیچے دبا ہوا نہ ہو اور عقل سے بے بہرہ ہو ۔

اور مسلمان مخالفون کو چاہئے جو خدا تعالیٰ سے ڈرین اور تعصب اور انکار مین دوسری قومون کے شریک نہ بنجائین کیونکہ دوسری قومین خدا تعالیٰ کی سُنتون اور عادتون سے ناواقف ہین اور اسکی ابتلاؤن اور آزمایشون سے بےخبر مگر اسلامی تعلیم پانے والے اِس بات کو خوب جانتے ہین کہ کیونکر خدا تعالےٰ پیشگوئیون مین اپنی شرایط کی رعایت رکہتا ہے بلکہ بعض وقت خدا تعالیٰ ایسی شرایط کا بہی پابند ہوتا ہے جو پیشگوئیون مین بتصریح بیان نہین کیگئی تا کہ اپنے بندون کی آزمایش کرے اور بعض وقت یہ آزمایش بہت ہی دقیق ہوتی ہے جو بظاہر عدم ایفاء وعدہ سے مشابہت رکہتی ہے ۔ جیسا کہ اس بحث کو سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب فتوح الغیب کے انیسوین مقالہ صفحہ ۱۱۵

اور نیز دوسرے مقامات مین بیان کیا ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی کتاب فیوض الحرمین کے صفحہ ۶۲ مین اسی بحث کو بہت بسط سے لکہا ہے تحقیق کرنیوالے ان مقامات کو دیکہین اور غور کرین لیکن یہ پیشگوئی تو صریح فتح کے آثار اپنے ساتہہ رکہتی ہے چاہیئے کہ لوگ تعصب کو الگ کر کے سوچین کہ کیا کیا آثار نمایان اس پیشگوئی کے ظاہر ہو گئے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ فریق مخالف پر یعنی اس سارے گروہ پر جو جو حادثے پڑے وہ اتفاقی ہین اور خدا تعالی کے ارادے کے بغیر ظاہر ہو گئے ہین۔

اے مسلمانون برائے خدا اسمین غور کرو اور ان مین حصہ نہ لو جنکی آنکہین تعصب سے جاتی رہین جنکے دل مارے بخل کے موٹے ہو گئے ہماری پیشگوئی خدا تعالی نے جہانتک الہامی الفاظ اور شرائط اسکے ذمہ وار تہے بہت صفائی سے پوری کردی - اب وہ رسہ جو ہمنے دروغ گو نکلنے کی حالت مین اپنے لئے تجویز کیا تہا ان عیسائیون کے گلے مین پڑ گیا جن پر یہ قضا و قدر نازل ہوئی اور اس رسہ کے وہ نادان بہی شریک ہین جو سمجہنے والا دل نہین رکہتے اور تعصب نے انکو اندہا کر دیا۔ بیشک فتح اسلام ہوئی اور نصاری کو ہر طرف سے ذلت اور رسوائی پہنچی - خدا تعالی کی آواز نے اس فتح کو روشن کر کے دکہایا اور آیندہ اور بہی اپنے فضل و کرم سے دکہائیگا - مگر عیسائی لوگ شیطانی منصوبہ اور شیطانی آواز سے چاہتے ہین کہ فتح کا دعوے کرین لیکن خدا اُن کے مکر کو پاش پاش کردیگا ضرور تہا کہ وہ ایسا دعوے کرتے کیونکہ آج سے تیرہ سو برس پہلے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے جسکا ماحصل اور مدعا یہ ہے کہ اس مہدی موعود کے وقت جو آخری زمانہ مین آنے والا ہے مہدی کے گروہ اور عیسائیون کا ایک مباحثہ واقعہ ہوگا اور آسمانی آواز یعنی آسمانی نشانون اور علامتون اور قراین سے یہ ثابت ہوگا کہ **الحق مع آل محمد** یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو آل کیطرح اور اس کے وارث ہین حق پر ہین - اور شیطانی مکاید سے جابجا یہ آواز آئیگی کہ الحق مع آل عیسٰی یعنی جو عیسٰے کے لوگ کہلاتے ہین وہ حق پر ہین مگر آخر خدا تعالی کہول کر دکہلا دیگا کہ آل محمد ہی حق پر ہے اور دین اسلام ہی کی فتح ہے - سو اے مخالف لوگو دانستہ اپنے تئین ہلاک مت کرو حق اسلام کے ساتہہ ہے اور ہوگا مبارک وہ دل جو باریک سمجہہ رکہتے ہین اور تعصب اور بخل کے گڑہے مین نہین گرتے والسلام علی من اتبع الہدی

المشتہر خاکسار غلام احمد از قادیان - گورداسپور - مورخہ ۵ - ستمبر ۱۸۹۳ء



جولوگ خدا تعالےٰ کی قدیم عادات اور سنتون پر اطلاع رکہتے ہین اور ربانی کتابون کے منشا اور مغز سے واقف ہین وہ اِس سے انکار نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ اپنی پیشگوئیون مین ان تمام امور کی پابندی رکہتا ہے جو اُسکی غیر متبدل عادتون اور سنتون مین داخل ہین خواہ وہ کسی پیشگوئی میں بتصریح ذکر کیجائین یا صرف بطور اجمال یا محض اشارہ کے طور پر پائی جائین یا بالکل ذکر نہ کیجائیں کیونکہ جو امور سنن غیر متبدلہ مین داخل ہو چکے ہین وہ کسیطرح بدل نہیں سکتے اور اگر فرض کرین کہ کسی پیشگوئی مین اِن امور کا ذکر نہین تاہم یہ غیر ممکن ہوگا کہ کوئی پیشگوئی بغیر اِن کے ظاہر ہو سکے کیونکہ سنت اللہ میں فرق نہیں آ سکتا مثلاً قران کریم اور دوسری الٰہی کتابون مین معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر لوگون پر اِسی دنیا مین عذاب کے طور پر موت اور ہلاکت وارد ہوئی وہ صرف اِس لئے نہیں وارد ہوئی کہ وہ لوگ حیثیت مذہبی کیوجہ سے ناحق پر تھے مثلاً بت پرست تہے یا ستارہ پرست یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کی پرستش کرتے تہے کیونکہ مذہبی ضلالت کا محاسبہ قیامت پر ڈالا گیا ہے اور صرف ناحق پر ہونے اور کافر ٹہرانے سے اِس دنیا میں کسی پر عذاب وارد نہین ہو سکتا اُس عذاب کے لئے جہنم اور **دارِ آخرت** بنایا گیا ہے بلکہ کافروں کیلئے یہ دُنیا بطور بہشت کے ہے اور **مومن** ہی اکثر اسمین دُکہہ اور درد اُٹہاتے ہین **الدنیا جنة الکافر وسجن المومن** - پس اِسجگہ بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جبر حالت میں دُنیا جنت الکافر ہے اور مشاہدہ بہی اِسی پر شہادت دے رہا ہے کہ کفار ہر یک دنیوی نعمت اور دولت مین سبقت لیگئے ہیں اور قران کریم میں جابجا اِسی بات کا اظہار ہے کہ کافرون پر ہر یک دنیوی نعمت کے دروازے کہولے جاتے ہین تو پہر بعض کافر قومون پر عذاب کیون نازل ہوئے اور خدا تعالیٰ نے اُن کو پتہر اور آندھی اور طوفان اور وبا سے کیون ہلاک کیا۔

اس **سوال** کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام عذاب محض کفر کیوجہ سے نہیں ہوئے بلکہ جن پر یہ عذاب نازل ہوئے وہ تکذیب مرسل اور استہزاء اور ٹہٹھے اور ایذا مین حد سے بڑہ گئے تہے اور خدا تعالیٰ کی نظر مین اِنکا فساد اور فسق اور ظلم اور آزار نہایت کو پہنچ گیا تہا اور انہوں نے اپنی ہلاکت کیلئے آپ سامان پیدا کئے تب غضب الٰہی جوش مین آیا اور طرح طرح کے عذابون سے اُنکو ہلاک کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیوی

عذاب کا موجب کفر نہین ہی۔ بلکہ شرارت ہی اور تکبر مین حد سے زیادہ بڑھ جانا موجب ہی اور ایسا آدمی خواہ مومن ہی کیون نہ ہو۔ جب ظلم اور ایذا اور تکبر مین حد سے بڑھیگا اور **عظمت آلٰہی** کو بھلا دیگا تو عذاب آلٰہی ضرور اسکیطرف متوجہ ہوگا۔ اور جب ایک کافر مسکین صورت ہیگا اور اسکو خوف دامنگیر ہوگا تو گو وہ اپنی مذہبی ضلالت کی وجہ سے جہنم کے لایق ہے مگر عذاب دنیوی اسپر نازل نہین ہوگا۔ پس دنیوی عذاب کیلئے یہی ایک قدیم اور مستحکم فلاسفی ہے اور یہی وہ سنت اللہ ہی جسکا ثبوت خدا کی تمام کتابون سے ملتا ہے جیساکہ اللہ جلشانہٗ قرآن کریم مین فرماتا ہے واذا اردنا ان نہلك قریة امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرناھا تدمیرا یعنی جب ہمارا ارادہ اسبات کیطرف متعلق ہوتا ہے کہ کسی بستی کے لوگون کو ہلاک کرین تو ہم بستی کے منعم اور عیاش لوگون کو اس طرف متوجہ کرتے ہین کہ وہ اپنی بدکاریون مین حد اعتدال سے نکل جاتے ہین۔ پس انپر سنت اللہ کا قول ثابت ہوجاتا ہے کہ وہ اپنی ظلمون مین انتہا تک پہنچ جاتے ہین۔ تب ہم انکو ایک سخت ہلاکت کے ساتھ ہلاک کردیتے ہین اور پھر ایک **دوسری آیة** مین فرماتا ہے وما کنا مہلك القری الا واھلہا ظالمون یعنی ہمنے کبھی کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر صرف ایسی حالتمین کہ جب اسکے رہنے والے ظلم پر کمربستہ ہون۔

یاد رہے کہ اگرچہ شرک بھی ایک ظلم بلکہ ظلم عظیم ہے مگر اس جگہ ظلم سے مراد وہ سرکشی ہے جو حد سے گذر جائے اور مفسدانہ حرکات انتہا تک پہنچ جائین ورنہ اگر مجرد شرک ہو جسکی ساتھ ایذا اور تکبر اور فساد منضم نہ ہو اور ایسا تجاوز از حد نہو جو واعظون پر حملہ کرین اور انکے قتل کرنے پر آمادہ ہون یا معصیت پر پورے طور پر سرنگون ہوکر بالکل خوف خدا دل سے اٹھا دین تو ایسے شرک یا کسی اور گناہ کیلئے وعدہ عذاب آخرت ہے اور دنیوی عذاب صرف عناد اور سرکشی اور حد سے زیادہ بڑہنے کیوقت نازل ہوتا ہی جیساکہ دوسری آیة میں فرماتا ہے ولقد استہزی برسل من قبلك فاملیت للذین کفروا ثم اخذتہم فکیف کان عقاب یعنی پہلے بھی رسولون پر ٹھٹھا کیا گیا پس ہمنے اُن کافرون کو جو ٹھٹھا کرتے ہین مہلت دی پھر جب وہ اپنی ٹھٹھے مین کمال تک پہنچ گئے تب ہم نے انکو پکڑ لیا اور لوگون نے دیکھ لیا کہ کیونکر ہمارا عقاب اُنپر وارد ہوا اور پھر فرماتا ہے ومکروا مکرا ومکرنا مکرا وھم لایشعرون یعنی کافرون نے اسلام کے مٹانیکے لئے ایک مکر کیا اور ہمنے بھی ایک مکر کیا یعنی یہ کہ انکو اپنی مکاریون مین بڑہنے دیا تا وہ ایسے درجہ شرارت پر پہنچ جائین کہ جو سنت اللہ کے موافق عذاب نازل ہونیکا درجہ ہے اس مقام مین **شاہ عبدالقادر** صاحب کیطرف سے

موضح القرآن مین سے ایک نوٹ ہے جسکی عبارت ہم بلفظہ درج کرتے ہین اور وہ یہ ہے۔ یعنی اُن کے ہلاک ہونیکے اسباب پورے ہونے تھے جبتک شرارت حد کو نہ پہنچی تبتک ہلاک نہیں ہوئے۔ تمام عبارت دیکھو صفحہ ۵۲۸ قرآن مطبع فتح الکریم۔ اِن تمام آیات سے ثابت ہوا کہ عذاب الٰہی جو دنیا مین نازل ہوتا ہے وہ تبھی کسی پر نازل ہوتا ہے کہ جب وہ شرارت اور ظلم اور تکبر اور علو اور غلو مین نہایت کو پہنچ جاتا ہے یہ نہین کہ ایک کافر خوف سے مرا جاتا ہے اور پھر بھی عذاب الٰہی کے لئے اُسپر صاعقہ پڑے اور ایک مشرک اندیشہ عذاب سے جان بلب ہو اور پھر بھی اُسپر پتھر برسین۔ خداوند تعالی نہایت درجہ کا رحیم اور حلیم ہے عذاب کے طور پر صرف اسی کو اس دنیا مین پکڑتا ہے جو اپنے ہاتھ سے عذاب کا سامان تیار کرے اور جبکہ یہی سنت اللہ ہے اور یہی قانون الٰہی تو پھر عبداللہ آتھم کے حالات اِس **میزان** مین رکھ کر خوب احتیاط سے تولنا چاہئے اور بہت ہشیاری سے وزن کرنا چاہئے کہ ان پندرہ مہینون مین اسکی حالت کیسی ہی کیا کبھی سنا کہ اِس مدت مین وہ کسی قسم کی بیباکی اور گستاخی اور بدزبانی اسلام کی نسبت ظاہر کرتا رہا۔ یا تکبر اور شر کی حرکات اِس سے صادر ہوئین یا اُس نے بےادبی اور توہین کی کتابین تالیف کین اور تحقیر اور توہین کے ساتھ زبان کھولی ہرگز نہین اس عرصہ مین اسلامی توہین کے بارہ مین ایک سطر تک اُس نے شایع نہین کی بلکہ برعکس اسکے اپنی جان کے خوف مین سخت مبتلا ہو گیا اور اسلامی عظمت کو ایسا قبول کیا کہ دوسرے عیسائیون کی نسبت ہمارے پاس کوئی ایسی نظیر نہین۔ اسنے خوف دکھایا اور ڈرا۔ اس لئے خدا تعالی نے اپنی سنت اللہ کے موافق اِس سے وہ معاملہ کیا جو کہ ڈرنیوالے دل سے ہونا چاہئے یہی **شرط الہام** مین بھی درج تھی کیونکہ حق کیطرف جھکنا اور اسلامی عظمت کو اپنی خوفناک حالت کے ساتھ قبول کرنا درحقیقت ایک ہی بات ہے۔ جو لوگ صداقت کا خون کرنے کو تیار ہوتے ہین اور اپنے بخلون کی وجہ سے حق پوشی کیطرف قدم چلاتے ہین انکی زبان بند نہین ہو سکتی اور نہ کبھی بند ہوئی لیکن جو لوگ حیا اور شرم کو استعمال کر کے اِس پیشگوئی کیطرف ایک غور کن دل کے ساتھ نظر ڈالینگے اور تمام واقعات کو آگے رکھ کر پاک اور بے لاگ دل کے ساتھ ایک رائے ظاہر کرینگے۔ ان کو ماننا پڑے گا کہ پیشگوئی اپنے مضمون کے لحاظ سے پوری ہو گئی۔ اس نے بلاشبہ وہ آثار دکھائے جو **پہلے موجود** نہین تھے۔ اور اِس ہماری تحریر سے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ جو ہونا تھا وہ سب ہو چکا اور آگے کچھ نہین کیونکہ آیندہ کے لئے الہام مین یہ بشارتین ہین ونمزق الاعداء کل ممزق یومئذ یفرح المؤمنون ثلة من الاولین وثلة من الآخرین یعنی مخالف فاش شکستون سے پارہ پارہ ہو جائینگے اور اُس دن مومن خوش ہونگے پہلا گروہ بھی اور پچھلا بھی۔ **پس** یقیناً سمجھو کہ وہ دن آنیوالے ہین کہ وہ سب باتین

پوری ہونگی جو الہی الہام میں آچکین - دشمن شرمندہ ہوگا اور مخالف ذلت اٹھائیگا اور ہریک پہلو سے فتح ظاہر ہو جائیگی - اور یقیناً سمجھئے کہ یہی **ایک فتح** ہے اور آنیوالی فتح کا ایک **مقدمہ** ہے کیا عیسائی اپنی جہالت کہلنے کیوجہ سے ذلیل نہین ہوئے - کیا بعض لوگ مباحثہ کے حامیون اور سرگروہون مین سے اسی میعاد کے اندر **موت** کے پنجہ مین گرفتار نہین ہوئے - کیا بعض اسی میعاد کے اندر سخت بیماریون سے موت تک نہین پہنچے **کیا** ان مین سے مسٹر عبداللہ آتھم ایسی بلا مین پندرہ ماہ تک گرفتار نہین رہا جو ہر وقت اسکی جان کہاتی تہی جسکی وجہ سے وہ سخت سراسیمہ اور سلسل غمون اور اندوہون مین غرق رہا اور اپنی خوفناک حالت کا ایک عجیب نقشہ اس نے دنیا پر ظاہر کیا اور اب یہی رعب حق نے اسکو **میّت** کیطرح کر رکہا ہے پس کیا اتنے عجیب واقعات کے ساتھ ایسی پیشین گوئی پوری نہ ہوئی کیا اسقدر خوف اور دہشت کے قبضہ مین کسی کو کر دینا یہ انسان کا کام ہے کیا کسی کو سخت بیمار کرنا اور کسیکو ہلاک کرنا انسانی افعال مین سے ہے - **کاش** ہمارے مخالف خاص کر ڈاکٹر **مارٹین کلارک** صاحب اس بات کو غور سے سمجہین اور اپنی تار کو جو ہماری طرف بہیجی واپس لین اور ذرہ ایک منٹ کیلئے عقلمندی کو کام مین لا کر سوچین کہ پیشگوئی کے بعد کس **فریق پر** میعاد کے اندر عام مصیبتین اور ذلتین پڑین - کیا وہ انجیل اٹھا کر **قسم** کہا سکتے ہیں کہ عیسائیون پر وہ مصیبتیں نہیں پڑین جنکا پہلے اس سے نام و نشان نہ تہا - کیا خدا نے **ہزار لعنت** کی ذلت - موت - بیماری خوف - سراسیمگی یہ سب انپر مسلط کر دیا الہی مین کچہ شک ہے - کیا وہ لاعلاج ذلت جس نے تمام دنیا کو دکہا دیا کہ پادریون کا قران کریم پر حملہ کرنا محض حماقت کی وجہ تہا نہ کسی بصیرت علمی سے وہ ایسی ذلت نہین ہے جس سے ہمیشہ کیلئے منہ کالا رہے کیا کوئی پادریون مین سے **نور الحق** کے جواب پر قادر ہو سکا اور اگر نہین قادر ہو سکا تو یہ ہزار لعنت کی **ذلّت کا رسّہ** کس کے گلے مین پڑا - ہمارے گلے مین یا ڈاکٹر مارٹن صاحب کے گروہ کے گلے مین - ہم کچہ نہین کہتے آپ ہی فیصلہ کرین کہ یہ ذلت ہے یا نہین - کیا پادری رائٹ صاحب کی بیوقت موت نے جو پیشگوئی کے میعاد کے اندر تہی آپکے آنسو جاری نہ کئے - کیا مسٹر عبداللہ آتھم کی مصیبتون اور خوف زدہ ہو کر شہر بشہر پہرنے پر آپ کا دل پگہلتا نہ رہا کیا اس حالت مین مسٹر آتہم صاحب جلتے ہوئے تنور مین رہے یا بہشت مین - کوئی کسی مخالف کو جہوٹہا سمجہ کر تو اس قدر رعب اس کی بات کا دل پر غالب نہین کر سکتا جبتک خدا وہ رعب دل مین نہ ڈالے سو خدا تعالی نے اس خوف کو موت کا قایم مقام بنا کر اپنے قدیم قانون کے موافق جسمانی موت کو دوسرے وقت پر ڈالدیا کیونکہ مسٹر عبداللہ آتہم نے زہرہ گداز

خوف کے ساتہہ اس شرط کو پورا کیا جو الہام مین درج تہی اور موت سے مانع تہی اور اس جگہ یہ بہی بخوبی یاد رہے کہ ہاویہ مین گرنے کی جو پندرہ ماہ کی میعاد تہی اسی میعاد کے اندر عیسائی فریق کے ہریک فرد نے ہاویہ مین سے حصہ لیا ہان مسٹر عبد اللہ آتہم نے اگرچہ ایک ہاویہ تو دیکھ لیا مگر اپنے خیالات کو حق کی عظمت کے نیچے لا کر اور حق کیطرف رجوع دیکر وہ بڑا حصہ ہاویہ کا جو موت ہی نہین لیا اور الہامی شرط اسکے لینے سے مانع آگئی جیسا کہ پندرہ مہینون کے میعاد الہام مین درج تہی ویسا ہی یہ شرط بہی جو میعاد کو غیر موثر کرتی ہے الہام مین ہی داخل تہی +

بالآخر ہم یہ بہی لکہنا چاہتے ہین کہ اسوقت جو ہم اس حاشیہ کو لکہہ رہے تہے امرتسر کے عیسائیون اور ڈاکٹر کلارک مارٹن کیطرف سے ایک اشتہار پہنچا جو محمد سعید مرتد کیطرف سے شایع کیا گیا ہے اس اشتہار کا دندان شکن جواب ہماری اس اشتہار مین آگیا ہے لیکن اسوقت ناظرین کو پادری صاحبون کی ایک بڑی خیانت اور خیانت پر مطلع کرتے ہین جسکی بغیر یہ لوگ اس اشتہار کو لکہہ نہین سکتے تہے اور وہ خیانت یہ ہے کہ ہاویہ اور موت سے بچنے کیلئے جو شرط ہم نے اپنی الہامی عبارت مین لکہی تہی یعنے یہ کہ بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نہ کرے اس شرط کو عمداً انہون نے خیانت اور تحریف کی راہ سے الہامی عبارت مین سے گرا دیا کیونکہ یہ دہڑکا دل مین شروع ہوا کہ یہ شرط تمام منصوبہ انکا برباد کرتی ہے اور خوب جانتے تہے کہ مسٹر عبد اللہ آتہم نے اپنے افعال کے ساتہہ اس شرط کی بنا لیلی ہے اور افعال کی قید تو صرف ہمنے ظاہر بینون کے لحاظ سے کی ہے ورنہ جو کچہہ باطنی رجوع اور صلاحیت کیطرف قدم اُٹہانا پوشیدہ طور پر ظہور مین آیا ہوگا اس حالت کو مسٹر عبد اللہ آتہم صاحب کا جی جانتا ہوگا غرض انہون نے جو ہماری الہامی شرط کو عمداً اپنے اشتہار سے گرایا تو اس مجرمانہ خیانت کے اختیار کرنے سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی گروہ اس بات کا قایل ہے کہ مسٹر عبد اللہ آتہم نے اپنی حالت کو ایک مصیبت زدہ حالت بنانے سے اور اسلامی عظمت کا ایک سخت خوف اپنے دل پر ڈالنے سے اس شرط سے فائدہ اُٹہایا اور گو ایک درجے تک ہاویہ دیکہ لیا اور الہامی الفاظ کو پورا کر دکہایا لیکن اسی شرط کی طفیل سے موت کے دنون کیلئے مہلت لیلی۔ ہم اس دعوے مین مسٹر عبد اللہ آتہم صاحب کے دل کو گواہ قرار دیتے ہین نہ اور کسی کو۔ پس اگر کوئی اِنکے حالات پر نظر ڈالنے سے مطمئن نہ ہوسکے اور اندہون کیطرح اُن کے واقعات سے آنکہین بند کرے تو ہم اُسکو اللہ تعالی کی قسم دیتے ہین کہ اگر وہ ایسی رائے شرارت اور خیانت کی راہ سے نہین بلکہ نیک دلی سے رکہتا ہے تو مسٹر عبد اللہ آتہم صاحب کو اس معاملے کیلئے مستعد کرے جسکا ہم ذکر کر چکے ہین جسمین ان کا کچہہ خرچ نہین آتا بلکہ ایک ہزار روپیہ مفت ہاتہہ آتا ہے جس حالت مین وہ اس عاجز کو جہوٹا یقین کر چکے ہین تو دو حرف کا

اقرار کرنے مین کونسا انکا خرچ آتا ہے بلکہ ہم خود اطلاعیابی پر امرت سر آنے پر تیار ہین ورنہ بغیر اس تصفیہ کے جو شخص ہماری تکذیب کرے وہ خود کاذب اور لعنت اللہ علی الکاذبین کا مستحق ہے ہم اسی شخص کے ہاتہہ مین روپیہ دیتے ہین وہ باضابطہ تحریر ہمکو دیکر جہان چاہے جمع کراوے اور ہم اگر درخواست کے بعد مین ہفتہ تک روپیہ جمع نہ کراوین تو بیشک کاذب ہین - مگر درخواست اس اشتہار کے شایع ہونیکے بعد ایک ہفتہ تک ہمارے پاس آنی چاہیئے تا جو جہوٹا ہو وہ ہلاک ہو ہم بار بار کہتے ہین اور بخدا ہم سچ کہتے ہین کہ مسٹر عبد اللہ آتہم عظمت اسلامی کو قبول کرکے اور حق کیطرف رجوع کرکے بچا ہے اب سارا جہان دیکہہ ہی لیگا اگر مسٹر عبد اللہ آتہم کے نزدیک ہمارا یہ بیان صحیح نہین ہے تو وہ اس دوسرے جنگ کو بہی قبول کرینگے جبکہ سانچ کو آنچ نہین تو اُن کو مقابلہ سے کیا اندیشہ ہے اور پادری صاحبون نے جو الہامی فقرہ اپنے اشتہار مین سے خباثت کی راہ سے حذف کردیا ہے اسکا ہمین اسوجہ سے افسوس نہین کہ جبکہ ان کے باپ دادا قدیم سے تحریف کرتے آئے ہین تو وہ بہی فطرتاً تحریف کیلئے مجبور تہے اور ضرور چاہئے تہا کہ تحریف کرین تا اُن کے نقش قدم پر چلین - والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ +



نکتہ لطیفہ

یہ بہی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنی پیشگوئیون اور نشانون کو اس طور سے ظہور مین لاتا ہے کہ وہ ایک خاص ایسے طایفہ کے لئے مفید ہون جو اسکے کامون مین تدبر کرنے والے اور سوچنے والے اور اسکی حکمتون اور مصالح کی تہ تک پہنچنے والے اور عقلمند اور پاکیزہ طبع اور لطیف الفہم اور زیرک اور متقی اور اپنی فطرت سے سعید اور شریف اور نجیب ہون اور اس طایفہ کو وہ باہر رکہتا ہے جو سفلہ مزاج اور جلد باز اور سطحی خیالات والے اور حق شناسی سے عاجز اور سوءظن کیطرف جلد جہکنے والے اور فطرتی شقاوت کا اپنے پر داغ رکہتے ہین وہ تا انہون کے دلون پر رجس ڈال دیتا ہے یعنی کچہہ پردہ رکہہ دیتا ہے تب اُن کو نور ایک تاریکی دکہائی دیتا ہے اور اپنی آرزؤن کی پیروی کرتے ہین اور ان کو چاہتے ہین اور سوچنے کا مادہ نہین رکہتے اور خدا تعالیٰ کی اس

فعل سے غرض یہ ہوتی ہے کہ تا خبیث کو طیب کے ساتہہ شامل نہ ہونے دے اور اپنے نشانون پر ایسے پردے ڈالدے جو ناپاک طبع کو پاکون کے ساتہہ شامل ہونیسے رد کدین اور پاک طبع لوگون کا ایمان زیادہ کرین اور علم زیادہ کرین اور معرفت زیادہ کرین - اور صدق اور ثبات مین ترقی دین اور اُنکی زیرکی اور حقایق شناسی دُنیا پر ظاہر کرین اور اُن کو اُس کسر شان اور بیعزتی سے محفوظ رکہین جو اِس حالت مین متصور ہے کہ جب ایک کج طبع اور سفلہ خیال اور نفس پرست اور نادان انکی جماعت مین شامل ہو جائے اور اُنکے ہم پہلو جگہ لے اور چونکہ خدا تعالی کا ارادہ ہوتا ہے جو اسکی جماعت کے آب زلال کے ساتھ کوئی پلید مادہ ملنے نہ پائے اس لئے وہ ایسی خصوصیت کے ساتھ اپنے نشانون کو ظاہر کرتا ہے کہ جن خصوصیت سے غبی اور ناپاک طبع لوگ حصہ نہین لے سکتے اور صرف اس رفیع الشان نشان کو رفیع الشان لوگ دریافت کرتے ہین اور اپنے ایمان کو اس سے زیادہ کرتے ہین اور خدا تعالی قادر تہا کہ کوئی ایسا نشان دکہاتا کہ تمام موٹی عقل کے آدمی اور پست فطرت انسان جو صدہا نفسانی زنجیرون مین مبتلا ہین بدیہی طور پر اپنی نفسانی خواہشون کے مطابق اُسکو مشاہدہ کرلیتے مگر درحقیقت نہ کبہی ایسا ہوا اور نہ ہوگا - اور اگر کبہی ایسا ہوتا اور ہر ایک کج فطرت اپنی خواہشون کے مطابق نشان دیکہہ کر تسلی پا لیتے تو گو خدا تعالی تو ایسا نشان دکہلانے پر قادر تہا اور اس بات پر قدرت رکہتا تہا کہ تمام گردنین اس نشان کیطرف جہک جائین اور ہر یک نوع کی فطرت اسکو دیکہہ کر سجدہ کرے مگر اس دُنیا مین جو ایمان بالغیب پر اپنی بنا رکہتی ہے اور تمام مدار نجات پانیکا ایمان بالغیب پر ہے وہ نشان حامی ایمان نہین ہوسکتا تہا بلکہ ربانی وجود کا سارا پردہ کہولکر ایمانی انتظام کو بکلی برباد کر دیتا اور کسی کو اس لایق نہ رکہتا کہ وہ خدا تعالی پر ایمان لاکر ثواب پانیکا مستحق رہے کیونکہ بدیہیات کا ماننا ثواب کا موجب نہین ہوسکتا اور جب ایک ایسا کھلا کھلا نشان دیکہہ کر تمام نالایق اور پست فطرت اور سفلی خیال کے آدمی اور بدچلن انسان ایک **ما ہو کر** کے جماعت مین داخل ہوجاتے تو ان کا داخل ہونا پاک جماعت کے لئے ننگ اور عار ہو جاتا اور نیز خلق اللہ کا ایک دفعہ رجوع کرنا اور کئی قسم کے فتنے پیدا کرتا انسانی گورنمنٹون مین بہی ایک تہلکا مچاتا - اِسلئے خدا تعالی کی حکمت اور مصلحت نے ابتدا سے نہین چاہا کہ نشان نمائی مین عوام کا شور و غوغا ہونے دے اسکی باتین ٹل نہین سکتین اور سب پوری ہوتی ہین اور ہونگی مگر ایسے طور سے **جو قدیم سے سنت اللہ ہے** -



نوٹ: خاص جنڈیالہ مین بہی جہان سے مباحثہ شروع ہوا تہا ڈاکٹر یوحنا جسکو عین مباحثہ مین اہتمام طبع مباحثہ کا سپرد ہوا تہا اور جو بلحاظ اپنی خدمات کے عیسائیون مین ایک اعلی رکن متصور ہوتا تہا اسنے بعیت نشان کے لور اکنکہ سطح معامقررہ کے اندر اس جہان سے

تنبیہ

ہم محض نصیحتًہ للہ تمام مسلمانون کو مطلع کرتے ہین کہ اللہ جلشانہ کے فضل اور کرم سے عیسائیون کے گروہ کے مقابلہ مین ہمکو فتح نمایان حاصل ہوئی ہے چنانچہ عیسائیون کے فریق مین سے مسٹر عبد اللہ آتہم جو بحث کیلئے منتخب کئے گئے تھے انہون نے اپنے کئی مہینون کی سرگردانی اور غلبۂ خوف وہم سے ثابت کردیا کہ حق کی عظمت کو انہون نے قبول کرلیا اور جو کچھ اُنکے حال کے آئینہ سے ظاہر ہے یہ قائم مقام اقرار کے ہی بلکہ ایک صورت مین اقرار سے بھی واضح تر اور زیادہ تر تسلّی کے لائق ہے کیونکہ بعض اوقات اقرار نفاق کیوجہ سے بھی ہوا کرتا ہے کئی یورپ کے عیسائی لوگ اسلامی ممالک مین نفاق سے اظہار اسلام کردیتے ہین یا جیسے بعض دنیا پرست اپنی اغراض دنیوی کے پورا کرنیکے لئے محض نفاق سے بپتسما پاکر ربنا المسیح کہنے لگتے ہین اور عیسٰی کے بندے کہلاتے ہین۔ لیکن مصیبت زدہ اور خوفناک حالت کے آئینہ سے جو ظاہر ہو اس مین نفاق کی گنجایش نہین بلکہ وہ فعلی اور حالی اقرار ہے پس اسمین کچھ شک نہین کہ مسٹر عبد اللہ آتہم نے مصیبت زدہ حالت اور خوفناک صورت کا وہ نمونہ دکھلایا جس سے بڑھکر گنجایش نہین۔ پھر بعد اسکے **ہمارا ایک ہزار روپیہ** کا اشتہار اُن کے اقرار پر ایک دوسرا گواہ ناطق ہے اور اب بھی اگر کسی کو اقرار مین شک ہو تو بجز دیوانگی اور تاریکی خیال کے اور کیا کہہ سکتے ہین۔ پھر ماسوا اسکے یہ بھی نہایت درجہ کی غلطی ہے کہ فریق مخالف مین سے بار بار صرف اس شخص کا ذکر کیا جاتا ہے جو انہین سے اُن کے مشورہ اور اتفاق رائے سے بحث کیلئے منتخب کیا گیا تھا اور جو باقی اُس فریق کے اشخاص ہین ان لوگون کا کوئی نام بھی نہین لیتا۔ ہم ایسے لوگون سے پوچھتے ہین کہ کیا ہمارے الہام مین ہاویہ اور ذلت کے وعدہ پر صرف مسٹر عبد اللہ آتہم کا نام تھا۔ یا وہ الہام عام طور پر فریق کے لفظ سے ذکر کیا گیا تھا اگر الہامی الفاظ مین **فریق** کا لفظ ہے تو کیون فریق کا لفظ صرف عبد اللہ آتہم کے وجود پر محدود کیا جاتا ہے اور کیون تمام واقعات کو یکجائی نظر سے دیکھا نہین جاتا۔ کیا مسٹر عبد اللہ آتہم نے مستقل طور پر بغیر کسی فریق قایم ہونے کے آپ ہی بحث کی تھی اور کوئی اُسکا معاون اور سر گروہ نہ تھا اور اگر ایک فریق مخالف قایم ہو کر اُس فریق کے انتخاب سے مسٹر عبد اللہ آتہم بحث کیلئے چُنے گئے تھے تو پھر اُس فریق کو باوجودیکہ الہامی عبارت مین داخل ہے کیون باہر رکھا جاتا ہے ہر یک مُنصف پر لازم ہے کہ الہام کے

نوٹ۔ اسیطرح پندرہ ماہ کے بعد جو عیسائیون کیطرف سے اشتہار نکلا اسکی عبارت یہ ہے مسیحون اور محمدیون کے جنگ مقدس کا نتیجہ
منہ

اصل الفاظ کی پیروی کرے نہ کہ اپنے خیال کے موافق کوئی نیا الہام بنا دے سو ہمکو ایسے لوگون پر اہی تعجب آتا ہے کہ جو ناحق بوجہ صرف مسٹر عبداللہ آتہم تک الہامی پیشگوئی کو محدود رکہتے ہین اور فریق کے لفظ کو غور سے نہین دیکہتے اور ایک کامل فتح کو اپنی قلت تدبر اور غفلت کی وجہ سے کامل فتح خیال نہین کرتے لیکن صداقت رو نہیں ہوسکتی بلکہ ہر ایک لڑائی اور سخت درجہ کے جہگڑے کے بعد ہی اسکو قبول کرنا ہی پڑیگا - اور کاغذات بحث کے مطالعہ کے بعد بہر حال ماننا پڑے گا کہ عبداللہ آتہم فریق مخالف مین سے **ایک جزو تھا** جسکو بحث کیلئے فریق مخالف کے دوسرے ممبرون نے منتخب کیا کیونکہ اس فریق نے اپنے کام بانٹ لئے تہے اور بحث کیلئے مسٹر عبداللہ آتہم اسیوجہ سے منتخب ہوا تہا کہ اسکو اکسٹرا اسسٹنٹی کے زمانہ سے عبارت نویسی اور سخن سازی کی مشق بہت ہے +

اب آنکہین کہولو اور اندھے مت بنجاؤ اور غور سے دیکہو کہ کیا ان تمام فریق نے **ہاویہ** اور ذلت کا کچہہ مزہ چکہا یا ابتک لوٹ اور بالکل محفوظ ہے اور اگر اس فریق مین سے افراد کثیرہ نے ہاویہ کا مزہ چکہہ لیا ہے تو کیون اس پیشگوئی کی عظمت کے قایل نہین ہوتے - بہلا بتاؤ کہ مزہ چکہنے سے باہر کون رہا - جلدی مت کرو ایک عمیق فکر کے ساتھہ سوچو اور زیادہ تر افسوس اُن بعض لوگون پر ہے کہ اس **فتح نمایان** پر اُنہون نے پوری بشاشت ظاہر نہین کی مین ایسے لوگون کو مطلع کرتا ہون کہ یہ تو فتح ہے اور کامل فتح اور اس سے کوئی انکار نہین کریگا مگر خبیث القلب لیکن صادق تو ابتلاؤن کیوقت بہی ثابت قدم رہتے ہین اور وہ جانتے ہین کہ آخر خدا ہمارا ہی حامی ہوگا — اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستون کے وجود سے خدا تعالی کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اسکے یہ بہی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بہی ساتہہ نہ رہے اور سب چہوڑ چہاڑ کر اپنا اپنا راہ لین تب بہی مجہے کچہہ خوف نہین - مین جانتا ہون کہ خدا تعالی میرے ساتہہ ہے اگر مین پیسا جاؤن اور کچلا جاؤن اور ایک ذرے سے بہی حقیر تر ہو جاؤن اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکہون تب بہی مین آخر **فتحیاب ہون گا** مجہہ کو کوئی نہین جانتا مگر وہ جو میرے ساتہہ ہے مین ہرگز ضایع نہین ہوسکتا دشمنون کی کوششین عبث ہین اور حاسدون کے منصوبے لاحاصل ہین -

اے نادانو اور اندہو مجہسے پہلے کون صادق ضایع ہوا جو مین ضایع ہو جاؤن گا - کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتہہ ہلاک کر دیا جو مجہے ہلاک کریگا - یقیناً یاد رکہو اور کان کہولکر سنو کہ میری روح ہلاک ہونیوالی روح نہین اور میری سرشت مین ناکامی کا خمیر نہین مجہے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جسکے آگے پہاڑ ہیچ ہین

ہین کسیکی پروانہین رکہتا ہین اکیلا تہا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہین کیا خدا مجہی چہوڑ دیگا کبہی نہین چہوڑے گا کیا وہ مجہے ضایع کر دیگا کبہی نہین ضائع کریگا۔ دشمن ذلیل ہونگے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان مین فتح دیگا۔ مین اسکے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہین سکتی اور مجہی اسکے عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجہی دنیا اور آخرت مین اس سے زیادہ کوئی چیز بہی پیاری نہین کہ اسکے دین کی عظمت ظاہر ہو اسکا جلال چمکے اور اسکا بول بالا ہو کسی ابتلاسے اسکے فضل کے ساتھ مجہے خوف نہین اگرچہ ایک ابتلا نہین کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤن کے میدان مین اور دکہون کے جنگل مین مجہی طاقت دیگئی ہے

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من — آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہین چاہتا تو مجہہ سے الگ ہو جائے مجہی کیا معلوم ہے کہ ابہی کون کون سے ہولناک جنگل اور پرخار بادیہ درپیش ہین جنکو مین نے طے کرنا ہے پس جن لوگون کے نازک پیر ہین وہ کیون میرے ساتھ مصیبت اٹہاتے ہین۔ جو میرے ہین وہ مجہہ سے جدا نہین ہو سکتے نہ مصیبت سے نہ لوگون کے سب وشتم سے نہ آسمانی ابتلاؤن اور آزمایشون سے اور جو میرے نہین وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہین کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائین گے اور انکا پچہلا حال انکے پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلون سے ڈرسکتے ہین۔ کیا ہم خدا تعالی کی راہ مین ابتلاؤن سے خوفناک ہو جائین گے۔ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی ازمایش سے جدا ہو سکتے ہیں ہرگز نہین ہو سکتے مگر محض اسکے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونے والے ہین جدا ہو جائین ان کو وداع کا سلام لیکن یاد رکہین کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پہر کسیوقت جہکین تو اس جہکنے کی عند اللہ ایسی عزت نہین ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہین کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے

اکنون ہزار عذر بیاری گناہ را
مرشوے کردہ را نبود زیب دختری

نیم عیسائیون کا ذکر

بعض نام کے مسلمان جنکو نیم عیسائی کہنا چاہئے اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ عبداللہ آتہم پندرہ

ماہ تک نہیں مرسکا اور مارے خوشی کے صبر نہ کرسکے آخر اشتہار نکالے اور اپنی عادت کے موافق بہت
کچھہ ان مین گند بکا اور اُس فراتی بخل کیوجہ سے جو میرے ساتھہ تہا اسلام پر بہی حملہ کیا کیونکہ میرے مباحثات
اسلام کی تائید مین تہے نہ میرے مسیح موعود ہونے کی بحث مین غایت درجہ مین اُن کے خیال مین کافر
تہا یا شیطان تہا یا دجال تہا۔ لیکن بحث تو جناب رسول اللہ صلعم کی صداقت اور قران کریم کی فضیلت
کے بارہ مین تہی اور صادق کاذب کی یہ تشریح لکہی گئی ہے کہ جو شخص سچے دل سے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ
علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اور قران کریم کو اللہ تعالی کا کلام سمجہتا ہے وہ صادق ہے۔ اور جو حضرت مسیح کو خدا
جانتا ہے اور حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے انکاری ہے وہ کاذب ہے۔ اسی فیصلہ کیلئے
الہام پیش کیا گیا تہا لیکن ہمین آہ کہینچکر کہنا پڑا کہ مخالف مولویون نے مجہہ دروغگو ثابت کرنیکے لئے اللہ اور
رسول کی عزت کا ذرہ خیال نہ کیا اور میرا مغلوب ہونا اس بحث مین تسلیم کرلیا اور اِس صریح نتیجہ سے کچہہ بہی نہ ڈرے
جو مغلوب ہونیکی حالت مین فریق مخالف کے ذمہ مین آتا ہے اور جب میان ثناء اللہ وسعد اللہ وعبد الحق
وغیرہ نے عیسائیون کا غالب ہونا مان لیا تو پہر کیون یہ لوگ اپنے اشتہارون مین عیسائیون کے حال
پر افسوس کرتے ہین کہ اونہوں نے اسلام کی تکذیب کے لئے یہ حجت قرار دی جبکہ بحث اسلام اور عیسائیت کے
صدق وکذب کی تہی نہ میرے کسی خاص عقیدہ کی تو نعوذ باللہ اگر مین مغلوب ہون تو پہر دشمن کے لئے حق
پیدا ہو گیا کہ اپنی عیسائیت کے صدق کا دعوی کرے امور بحث پر نظر چاہئے نہ مباحث پر مثلاً اگر ہماری طرف سے
ایک بہنگی یا چمار جو دین سے بالکل الگ ہے اسلامی حمایت مین عیسائیون کے ساتھ مباہلہ کرے تو پہر بہی
یہ ممکن نہ ہو گا کہ عیسائی فتحیاب ہون اور خدا تعالی اُسکا بہنگی یا چمار ہونا نہین دیکہے گا بلکہ اپنے دین کی عزت
محفوظ رکہہ لیگا اور کبہی اسلام کو سبکی نہین دکہلائیگا۔

تمہین معلوم ہو گا کہ بعض کافر اور بت پرست آنحضرت صلعم سے عہد صلح کرکے دوسرے کافرون
کے ساتھ لڑتے تہے اور چونکہ اُس حالت مین مؤید اسلام تہے تو دشمنوں پر فتح پاتے تہے سو فرض کرو کہ مین تمہاری
نظر مین سب کافرون سے بدتر ہون اور دوسرے کافر تو خالدین فیہا ابدا کے جہنم مین سزا پائین گے اور
میری سزا تمہاری نظر مین اس سے بہی بڑہکر ہے کیونکہ تمنے میرا نام نہ صرف کافر بلکہ اکفر رکہا مگر تاہم سوچنے
کا مقام تہا کہ امور بحث مین اِن باتون کا کچہہ بہی دخل نہ تہا جنکی وجہ سے مجہہ کو آپ لوگ کافر اور اکفر اور دجال
کہتے ہین بلکہ زیر بحث وہی باتین تہین جنکے لئے ہر یک مسلمان کو غیرت کرنی چاہئے اور پہر طرفہ تر یہ کہ مجہہ کو

مغلوب اور عیسایون کو غالب بتلاتے ہیں یہ **ایسا سفید جہوٹ ہی** کہ کسی طرح چہپ نہین سکتا۔
پیشگوئی کے مسٹر عبداللہ آتہم کی نسبت دو[۲] پہلو تہے نہ صرف ایک اور خدا تعالی نے اُس پہلو کو جو مشکوک
کیا گیا تہا یعنے **موت** کو چہوڑ دیا کیونکہ عبداللہ آتہم کی موت کو کچہہ ایک معمولی بات اور قریب قیاس سمجہا
گیا تہا اور **دوسرا** پہلو حق کیطرف رجوع کرنا تہا اُس پہلو کو خدا تعالی نے عبداللہ آتہم کے **افعال** سے
ثابت کردیا۔ اگر کوئی مولویون میں سے کہے کہ ثابت نہین تو اگر وہ **اس بات** مین سچا اور **حلال زادہ**
ہے تو عبداللہ آتہم کو اِس **حلف** پر آمادہ کرے جو ہم لکہ چکے ہین اگر عبداللہ آتہم قسم کہالے تو ہم بلا توقف
ہزار روپیہ بلکہ اب **تو دو ہزار روپیہ** باضابطہ تحریر لیکر دینگے۔ پہر اگر وہ ایک سال تک فوت نہ ہوا تو
جو مولوی لوگ ہمارا نام رکہین سب سچ ہوگا ورنہ اِس تصفیہ سے پہلے جو شخص اِس فتح نمایان کو قبول نہین
کرتا خواہ وہ امرتسری ہے یا غزنوی یا لدہیانوی یا دہلوی یا بٹالوی وہ سراسر ظلم کرتا ہے اور خبردار رہے
کہ خدا تعالی کی ظالمون اور کاذبون پر لعنت ہے۔ جبتک عبداللہ آتہم دو ہزار روپیہ لیکر ایسا دشمن اسلام
نہوے اور حضرت مسیح کو خدا سمجہنے کا اقرار نہ کرلے اور پہر اُسپر ایک برس بخیر نہ گذر جائے ہم کسی طرح کاذب نہین
ٹہر سکتے۔ ہمین اپنے الہام سے خدا تعالی نے جتلادیا ہے کہ اُس نے عظمت اسلام قبول کرکے اور اسلامی
پیشگوئی کی وجہ سے اپنے پر ہم و غم لیکر شرط الہامی سے فایدہ اُٹہالیا۔ اب اگر بغیر اِس امتحان کے کوئی
شخص **ہمارا نام کاذب رکہے** اور ہمین مغلوب خیال کرے تو وہ **کاذب** اور مورد لعنت اللہ علی
الکاذبین ہے اور پاک فطرت سی بے نصیب اُسکو چاہئے کہ عبداللہ آتہم کے پاس جاکر **ہاتہہ پیر جوڑے**
اور بہت خوشامد کرے کہ وہ شرط مذکورہ کی پابندی سے ہزار روپیہ مجہہ سے لیلے۔ اور اِس قطعی فیصلہ کے
بالمقابل کہڑا ہو جائے ورنہ میان عبدالحق غزنوی ہو یا میان ثناء اللہ یا سعد اللہ یا غلام رسول یا کوئی اور ہو
خوب یاد رکہین کہ مسلمان کہلاکر بے وجہ عیسائیون کو غالب قرار دینا اور سراسر ظلم کے راہ سے اُن کا نام
فتح یاب رکہنا یہ حلال زادون کا کام نہین چاہئے کہ اب ہی سمجہہ جائین اور یقیناً اور غور کرکے دیکہہ لین کہ
اِس بحث مین عیسائی مغلوب ہوئے ہین۔ اُن کے فریق پر خدا تعالی نے ہر طرح سے آفت اور ذلت
ڈالی چنانچہ اس فریق مین سے ایک پادری صاحب تو فوت ہوگئے اور دو مرکے بچے اور بعضون کے
گلے مین ہزار لعنت کی ذلت کا رسہ پڑگیا جس رسہ سے وہ اپنی گردنون کو چہوڑا نہ سکے۔ **اب ایمانا کہو**
فتح کس کی ہوئی اور مباہلہ کا بد اثر کس پر پڑا خدا تعالی سے ڈرو اور ڈہٹ نہ جاؤ

وہ تجاوز کرنیوالون کو دوست نہین رکھتا۔ توبہ کرو تا توبہ کا پہل پاؤ۔ غضب کی بات ہو کہ خدا تعالیٰ نے تو اس پیشگوئی کے بعد **فریق مخالف** کے ہر ایک فرد پر قہر نازل کیا موت نازل کی ذلت نازل کی بیماری نازل کی خوف نازل کیا اور پہر بہی کہا جاتا ہے کہ عیسائی غالب ہوئے ہین ۔ لوگو! ایک دن مرنا ہے یا نہین بیشک عیسائیون کی حمایت کرو اور سچ کو چہوڑ دو ۔ رب العرش دیکہہ رہا ہے کہ تم کیا کر رہے ہو جو شخص درحقیقت عزت پا گیا تم اُسکو ذلیل کر سکتے ہو اے **غزنوی** گروہ کے لوگو! **اے امرتسر** کے مسلمانو مگر اسلام کے دشمنو اور اے لدہیانہ کے سخت دل مولویو اور منشیو!!! خوب سوچ لو کہ تم کیا کام کر رہے ہو اور اے غزنویو تم ذرا آنکھہ کہول کر دیکھ لو کہ تمہارا **مباہلہ** تمپر ہی پڑا جہوٹے اشتہارون سے شرم کرو اور یہ میرا تمام رسالہ غور سے پڑہو تا تمہین معلوم ہو ۔ **والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ** *

میان عبدالحق صاحب غزنوی اور دوسرے غزنوی صاحبون کی جہوٹی خوشی اور ان کو للہ نصیحت اور اُن کے مباہلہ کا

آخری نتیجہ

ہمنے سنا ہے کہ میان عبدالحق اور میان عبدالجبار اور اُن کے گروہ کے آدمی اس بات پر اپنے **جوش تعصب** اور قلت تدبر کی وجہ سے بہت ہی خوش ہو رہے ہین کہ عبداللہ آتہم پندرہ مہینہ مین نہین مرا اور وہ زندہ امرتسر مین آگیا۔ اور ان لوگون نے عبداللہ آتہم کی زندگی پر نہ صرف خوشی ہی کی بلکہ انہون نے اسکو میان عبدالحق کے مباہلہ کا ایک اثر تصور کیا گویا ان خوش فہمون کے خیال مین اس مباہلہ کا یہ پہیر زوال پڑا ہے ۔ سو اول تو ہم اِس جہوٹی خوشی اور اثر مباہلہ کی نسبت ان بزرگوارون کو جو ابتک خواب غفلت مین ہین اور سن رہے ہین یہ دشمن گرانہ خبر سناتے ہین کہ ایسا سمجہنا کہ الہام غلط نکلا اور عیسائیون کو فتح ہوئی اِس سے زیادہ کوئی بہی حمق نہین † اگر آپ لوگ پہلے تحقیق کر لیتے

† **نوٹ** ایک ناوان ہندو زادہ نام کا نومسلم سعداللہ نام جو عیسایون کی فتح یابی ثابت کرنے کے لئے

تو آپ کو شرمندگی اور خجالت اب اٹھانی نہ پڑتی۔ اب اسے تمام حضرات آپ پر واضح رہے کہ در اصل اسلام کی فتح ہوئی اور عیسائیوں کو بڑی بھاری شکست آئی۔ اور اس بالمقابل فریق پر طرح طرح کی آفات نازل ہوئیں کوئی موت کے پنجہ میں پھنسا کوئی اُسکا ماتم دار بنا۔ کسی نے بیماری کا سخت دکھہ اٹھایا۔ کوئی ذلیل اور خوار ہوا اور کوئی خزار لعنت کا نشانہ بنا اور کوئی خوف اور دیوانگی اور سراسیمگی میں مبتلا ہوا اور نہ مُردوں میں رہا اور نہ زندوں میں اور ایک بھی ہاویہ سے بچ نہ سکا۔ پس افسوس ہے کہ جن لوگوں کو مسٹر عبد اللہ آتہم

بقیہ حاشیہ اِسقدر اپنی فطرتی شیطنت سے ہتک پیر مارر ہا ہے کہ گویا اسی غم میں مر رہا ہے لدہیانہ سے اپنے ایک اشتہار میں لکھتا ہے کہ اگر اس بحث کے بعد جو عیسائیت اور اسلام کے صدق و کذب کی تحقیق میں کیگئی تھی عیسائی فریق پر مصیبتیں پڑیں تو کیا تمہارے بیعت کنندوں میں سے مولوی حکیم نوردین صاحب کا ایک شیر خوار بچہ فوت[⊕] نہیں ہو گیا۔ لیکن اس نادان عدو الدین نے نہیں سمجھا۔ کہ اول تو وہ شیر خوارہ بچہ جو روز ولادت سے ہی بیمار اور ضعیف الخلقت تھا فریق کے لفظ میں داخل نہیں ہو سکتا کیا وہ بھی عیسائیوں کے ساتھہ بحث کرنے گیا تھا کہ تا اُسکا فوت ہونا عیسائی مذہب

حاشیہ در حاشیہ

⊕ اِس تحریر کے لکھنے کے بعد مجھہ پر نیند غالب ہو گئی اور میں سو گیا اور خواب میں دیکھا کہ اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب ایک جگہ لیٹے ہوئے ہیں اور انکی گود میں ایک بچہ کھیلتا ہے جو انہیں کا ہے اور وہ بچہ خوش رنگ خوبصورت ہے اور آنکھیں بڑی بڑی ہیں میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ خدا نے بعوض محمد احمد آپ کو وہ لڑکا دیا کہ رنگ میں شکل میں طاقت میں اُس سے بدرجہا بہتر ہے اور میں دل میں کہتا ہوں کہ یہ تو او رہی کا لڑکا معلوم ہوتا ہے کیونکہ پہلا لڑکا تو ضعیف الخلقت بیمار سا اور نیم جان سا تھا اور یہ تو قوی ہیکل اور خوش رنگ ہے اور پہر میرے دل میں یہ آیت گذری جسکا زبان سے سنانا یاد نہیں اور وہ یہ ہے ما ننسخ من اٰیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا الم تعلم ان اللہ علی کل شیٔ قدیر اور میں جانتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کیطرف سے اُس عدو الدین کا جواب ہے کیونکہ اُس نے عیسائیوں کا حامی بنکر اسلام پر حملہ کیا اور وہ بھی بیجا اور بے ایمانی سے بھرا ہوا حملہ۔ اور ایک جزو اس خواب کی یہ بھی میں نے دیکھا کہ اُس بچہ کے بدن پر کچھہ پھنسی یا ثؤلول کی مشابہ بخارات نکل رہی ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اسکا علاج ہلدی اور ایک اور چیز ہے واللہ اعلم

منہ

کی زندگی سے خوشی ہوئی وہ کیسے بیوقوف ہین اُنہون نے کہان سے اور کس سے سُن لیا کہ الہامی عبارت
نے صرف عبداللہ آتہم کے مرنے کی ہی خبر دی تہی اور کوئی شرط نہ تہی اور صرف موت پر ہی حصر تہا دوسری
کوئی بہی بات نہین تہی - یہ بخل اور تعصب اور شتاب کاری کی سزا ہے - جواب ہمارے مخالفون کو ان
جہوٹی خوشیون کی ایسی ندامت اُٹہانی پڑیگی جو مرنے سے بدتر ہے -
اسے حضرات الہام مین تو موت کا ذکر بہی نہین ہان ہماری تشریحی عبارت مین ہاویہ لفظ

بقیہ حاشیہ کی صداقت پر دلیل ہو سکے اور دوسرے یہ الہام ہماری طرف سے تہا جو عیسایون پر یہ آفتین پڑینگی
اور ہم برابر اور متواتر شرح کر چکے ہین کہ اُس الہام کا مصداق وہ عیسائی ہین جو بحث کیوقت مباحث
یا حامی بحث تہے اور عیسائیون کو تو کوئی الہام نہین ہوا تہا کہ ہماری بیعت کنندون مین سے کسیکا کوئی
شیر خوار بچہ فوت ہو جائیگا - پس جبکہ تفہیم الہی کی رو سے الہام صرف فریق مخالف کے نفوس سے
خاص تہا اور عیسائیون کیطرف سے کوئی الہام نہ تہا اور نہ مباہلہ کے طور پر ہماری طرف سے اپنی لئے بددعا تہی
اور نہ عیسائیون کیطرف سے کوئی بددعا تہی صرف عیسایون کے بارے مین ایک الہام تہا پس کسی شیرخوار
بچہ کا فوت ہو جانا کیا اس بات کی دلیل ہو سکتی ہے کہ عیسائی مذہب کی سچائی ثابت ہوئی - کیا
عیسایون نے بہی کوئی الہام بتلایا تہا یا بددعا کی تہی بلکہ وہ صرف ہمارا الہام تہا جسکے بارہ مین ہمنے بتلا دیا تہا
کہ یہ عیسایون کی نسبت ہے اور یہ کہنا کہ بعض مسلمان اس الہام کے بعد عیسائی ہو گئے اس سے بہی عیسایون
کی صداقت پر ایک دلیل سمجہنا صرف ایک **خباثت** ہے اس سے زیادہ نہین +

اے نادان عدو اللہ اگر اس عرصہ مین دو چار فاسق نام کے مسلمانون مین سے جنکو ہمنے
بدمعاش پاکر اپنی جماعت سے پہلے ہی خارج کر دیا تہا مردار دنیا کے لئے عیسائی ہو گئے تو ہم تجہے ثبوت دیتے ہین کہ
اس پندرہ مہینہ مین صدہا عیسائی خالصاً للہ مسلمان ہوئے پہر آخری الزام اس ہندو زادہ کا یہ ہے
کہ اگر مباحثہ کے بعد دو پادری سخت بیمار ہو گئے تو یہ بہی کچہہ دلیل نہین کیونکہ تم بہی تو اکثر بیمار رہتے ہو تو اسکا
جواب یہ ہے کہ اگر مین اس پندرہ مہینہ مین بیمار رہا تہا تو تمہارے کس بزرگ نے وہ تمام **عربی**
کتابین ان پندرہ مہینون مین تالیف کین جن کے ساتہہ عیسایون کے لئے پانچہزار روپیہ کا
انعام تہا اور جن کے مقابل پر اگر تمام پادری کوشش کرتے کرتے مر بہی جائین تب بہی انکی نظیر نہیں بنا سکتے

سے جو ہمنے عبداللہ آتہم کی نسبت سمجھا ضرور موت کا لفظ موجود ہے۔ مگر الہام مین یہ شرط بہی تو تہی کہ اُس حالت مین ہاویہ مین گریگا کہ جب حق کیطرف رجوع نہ کرے۔ خداتعالی نے میرے پر ظاہر کردیا کہ اس نے حق کی طرف رجوع کیا۔ اور وہ ڈرا اور اسلامی عظمت اُسکے دل مین سما گئی۔ اِس لئے اللہ تعالی نے اپنی سنت قدیم کے موافق عذاب موت اس سے بیباکی کے دنون تک اُٹھا لیا۔ کیا کبہی قران کریم آپ لوگون نے غور سے پڑہا یا کہانے پینے پر ہی کمر باندہ رکہی ہے۔ کیا یاد نہین کہ کئی مقام مین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ڈرنیوالون پر دنیوی عذاب نازل نہین ہوتا۔ دنیوی عذاب کے لئے صرف کفر ہی کافی نہین بلکہ شوخی شرارت تکبر استعلاء اور مومنون کو آزار دینا اور حد سے بڑہنا ضروری ہے۔ لیکن عبداللہ آتہم نے اِن پندرہ مہینون مین کوئی شوخی اور تکبر نہین دکہلایا۔ اسلام کی کوئی توہین نہین کی۔ اور کوئی تحقیر اور استہزا کا رسالہ نہین نکالا بلکہ اپنی مصیبت مین پڑا رہا اور اپنے افعال سے دکہا دیا کہ وہ سخت ڈرا اور اسلامی عظمت ایک چمکتی ہوئی تلوار کی طرح اُسکو نظر آئی۔ اِسلئے حق کیطرف رجوع کرنیکی جو شرط تہی اُسنے اُس سے اس قدر حصہ لیا جس نے اس کامل عذاب مین تاخیر ڈالدی اور یہ تو ظاہر کے خیال سے ہے اور جسقدر اُس نے اپنی اندرونی حالت درست کی ہوگی اور تضرع کیا ہوگا **وھم یستغفرون** کا مصداق بنا ہوگا۔ یہ علم اُسکو ہے یا خداتعالی کو وہ خدائے رحیم وکریم کسیکا ایک ذرہ عمل بہی ضایع نہین کرتا اور جبکہ موت سے بچنے کیلئے عبداللہ آتہم کے لئے یہ ایک راہ موجود تہی اور اسکی پُرخوف حالتین جن حالتون مین اُس نے یہ زمانہ گذارا صاف ظاہر کر رہی ہین کہ اُس نے کسیقدر اس راہ کیطرف قدم رکہا اگرچہ وہ قدم کامل ہو یا ناقص اُسکا علم اسکو ہوگا تو پہر کیون وہ اس قدم کے

بقیہ حاشیہ اے عدو اللہ جہوٹہ اور افترا سے باز آجا۔ کیا تجہے معلوم نہین کہ ان پندرہ مہینون مین کیا کیا عجیب عربی کتابین میری طرف سے نکلین اور اس تہوڑے عرصہ مین دس کے قریب تائید اسلام مین بیٹے کتابین لکہین جو شایع بہی ہوگئین کیا یہ بیمار کا کام ہے کرامات الصادقین کس زمانہ مین لکہی گئی سر الخلافہ کب تالیف ہوئی نور الحق کی دونون جلدین کس نے اور کب بنائین۔ تحفہ بغداد کب شایع ہوا کیا یہ کتابین وہی کتابین نہین ہین جو اس پندرہ مہینہ میعاد پیشگوئی کے اندر لکہی گئین اگر کوئی مولوی مخالف ومکفر بٹالوی وغیرہ پندرہ برسون مین ہی ایسی کتابین بناکر دکہلادے تو ہم مان لین گے کہ ہم اس پندرہ مہینہ مین بیمار رہے ورنہ اب تو بجز اسکے کچہہ نہین کہہ سکتے کہ **لعنت اللہ علی الکاذبین**۔ منہ

رکھنے سے اور کسی قدر اصلاح سے فایدہ نہ اُٹھاتا اور خواہ وہ **رجوع ایک ذرہ** کے موافق تھا لیکن تب بھی اسکا کم سے کم یہ فایدہ ہونا چاہیئے تھا کہ موت کے عذاب مین تاخیر ڈال دے کیونکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے **ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ** سو اُس نے حسب سنت اللہ اور شرط الہام کے اس رجوع کا فائدہ دیکھہ لیا اب الہام کا کیا قصور ہے کیا الہام مین یہ نہین لکھا تھا کہ ہاویہ مین گریگا لیکن بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نہ کرے۔ یہ بھی یاد رہے کہ رجوع ایک فعل قلب ہے خلق اللہ کی اطلاع اسمین ضروری نہین۔ ہان اُسکی حالت شوریدہ پر نظر ڈالنے والے حقیقت تک پہنچ سکتے ہین الغرض خدا تعالی نے اُسکو ہم و غم مین پایا اور اسکو رجوع مین داخل سمجھہ کر شرط قرار دادہ کو پورا کیا اور یہ بات تمام انبیا کے اتفاق سے مسلم ہے کہ ڈرنیوالے پر عذاب دنیا نازل نہین ہوتا۔ بلکہ بیباک اور حد سے بڑھنے والے پر ہوتا ہے اور ہمنے تو تمام کتابین دیکھین اور قران کریم کو اول سے آخر تک پڑھا۔ مگر یہ واقعہ کسی کتاب مین نہ دیکھا کہ کبھی کسی ڈرنیوالے کافر پر پتھر برسے یا کسی ہراسان اور ترسان منکر پر اس کے انکار کی وجہ سے بجلی پڑی بلکہ کفر کی سزا کیلئے دوسرا گھر موجود ہے اس دنیا مین تو شوخون اور منکرون اور موذیون اور ظالمون پر جب وہ حد سے بڑھ جاتے ہین عذاب نازل ہوتا ہے۔ اب آنکھین کھول کر سوچنا چاہیئے کہ باوجود اِس سنت قدیمہ اور موجودگی شرط کے کیون عبداللہ آتھم پر عذاب موت نازل ہو۔ ہان اگر یہ دعوے کرو کہ عبداللہ آتھم نے ایک ذرہ حق کیطرف رجوع نہین کیا اور نہ ڈرا تو اس وہم کی بیخکنی کے لئے یہ سیدہا اور صاف معیار ہے کہ ہم عبداللہ آتھم کو **دو ہزار روپیہ** نقد دیتے ہین۔ وہ تین مرتبہ قسم کہا کر یہ اقرار کر دے کہ مینے ایک ذرہ بھی اسلام کیطرف رجوع نہین کیا اور نہ اسلامی پیشگوئی کی عظمت میرے دل مین سمائی بلکہ برابر سخت دل اور دشمن اسلام رہا اور مسیح کو برابر خدا ہی کہتا رہا۔ پھر اگر ہم اُسیوقت بلا توقف دو ہزار روپیہ نہ دین تو ہم پر لعنت اور ہم جھوٹے اور ہمارا الہام جھوٹا۔ اور اگر عبداللہ آتھم قسم نہ کہائے یا قسم کی سزا میعاد کے اندر نہ دیکھہ لے تو ہم سچے اور **ہمارا الہام سچا**۔ پھر بھی اگر کوئی تحکم سے ہماری تکذیب کرے اور اِس **معیار** کیطرف متوجہ نہ ہو اور ناحق سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے تو بیشک وہ **ولد الحلال** اور نیکذات نہین ہوگا کہ خواہ نخواہ **حق سے روگردان** ہوتا ہے اور اپنی شیطنت سے کوشش کرتا ہے کہ سچے جھوٹے ہو جائین۔

اب اِس سے زیادہ صاف اور کون فیصلہ ہوگا کہ ہم دو کلمون کے مول مین خود امر مشتبہ

ہین جاکر دو ہزار روپیہ دیتے ہین مسٹر عبد اللہ آتہم اگر درحقیقت مجہے کاذب سمجہتا ہے اور جانتا ہے کہ ایکذرہ بہی اس نے اسلامی عظمت کیطرف رجوع نہین کی تو وہ ضرور بلا توقف عبارت مذکورہ بالا کے موافق اقرار کردیگا کیونکہ اب تو وہ اپنے تجربہ سے جان چکا کہ مین جہوٹا ہون اور مسیح کی حفاظت کو اُس نے مشاہدہ کرلیا پہر **اِس مقابلہ سے اُسکو کیا خوف ہے** کیا پہلے پندرہ مہینون مین مسیح زندہ تہا اور مسٹر عبد اللہ آتہم کی حفاظت کرسکتا تہا **اور اب مر گیا ہے** اسلئے نہین کرسکتا جبکہ عیسائیون نے اپنے اشتہار مین یہ کہہ کے **اعلان** دیا ہے کہ خداوند مسیح نے مسٹر عبد اللہ آتہم کیجان بچائی تو پہر اب بہی **خداوند مسیح** جان بچائیگا۔ کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ اب مسیح کے خداوند قادر ہونے کی نسبت مسٹر عبد اللہ آتہم کو کچہہ شک اور تردد پیدا ہوجائے اور پہلے وہ شک نہ ہو بلکہ اب تو بہت یقین چاہئے کیونکہ اسکی خداوندی اور قدرت کا تجربہ ہو چکا اور نیز **ہمارے جہوٹھ کا تجربہ**۔ لیکن یاد رکہو کہ مسٹر عبد اللہ آتہم اپنے دل مین خوب جانتا ہے کہ یہ باتین سب جہوٹ ہین کہ اس کو مسیح نے بچایا جو **خود مر چکا** وہ کس کو بچا سکتا ہے اور جو مر گیا وہ قادر کیونکر ہوا خداوند کیسا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ سچے اور کامل خدا کے خوف نے اُسکو بچایا اگر اب نادان عیسائیون کی تحریک سے بیباک ہوجائیگا تو پہر اُس کامل خدا کیطرف سے بیباکی کا مزہ چکہیگا۔ غرض اب ہمنے فیصلہ کی صاف صاف راہ بتادی اور جہوٹے سچے کیلئے ایک معیار پیش کردیا۔ اب جو شخص اس صاف فیصلہ کے برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کریگا اور اپنی شرارت سے بار بار کہیگا کہ عیسائیونکی فتح ہوئی اور کچہہ شرم اور حیا کو کام نہین لائیگا اور بغیر اِسکے جو ہمارے اس فیصلہ کا **انصاف** کی رو سے جواب دے سکے انکار اور **زبان درازی** سے باز نہین آئیگا اور ہماری **فتح** کا قایل نہین ہوگا تو صاف سمجہا جاویگا کہ اُسکو **ولد الحرام بننے کا شوق ہے** اور حلال زادہ نہین۔ پس حلال زادہ بننے کے لئے واجب یہ تہا کہ اگر وہ مجہے جہوٹا جانتا ہے اور عیسائیون کو غالب اور فتحیاب قرار دیتا ہے تو میری اِس **حجت** کو واقعی طور پر رفع کرے جو مینے پیش کی ہے پس اُسپر **کہانا پینا** حرام ہے اگر وہ اِس اشتہار کو پڑہے اور مسٹر عبد اللہ آتہم کے پاس نہ جائے اور اگر خداوند تعالی کے خوف سے نہین تو اِس گندے لقب کے خوف سے بہت زور لگاوے کہ تا وہ کلمات مذکورہ کا اقرار کردے اور تین ہزار روپیہ لے لے اور یہ کارروائی کر دکہادے پہر اگر عبد اللہ آتہم میعاد قرار دادہ سے بچ جائے تو بیشک تمام دُنیا مین مشہور کردے کہ عیسائیون کی فتح ہوئی ورنہ **حرامزادہ** کی یہی نشانی ہے کہ سیدہی راہ اختیار نہ کرے اور ظلم اور نا انصافی کی راہون سے پیار کرتا رہے اگر کسی کو ایسا ہی اسلام سے بغض

اور عیسائیت کیطرف میل ہے اور بہر صورت عیسایون کو فتحیاب بنانا چاہتا ہے تو اب اِس راہ کے سوا
اور تمام راہین بند ہین نہ ہم کسی کو ولد الحرام کہتے نہ حرامزادہ نام رکھتے بلکہ جو شخص ایسے پلید ہے اور صاف فیصلہ
کو چھوڑ کر زبان درازی سے باز نہین رہیگا وہ آپ یہ تمام نام اپنے لئے اختیار کرے گا خدا تعالی جانتا ہے
کہ **بیشک** اسلام کی فتح ہوئی اور دین **محمدی** ہی غالب رہا اور عیسائی ذلیل ہوئے اور جو شخص
اِس فتح کو نہین ماننا چاہے کہ وہ اِس طریق اور فیصلہ کی راہ سے ہمکو ملزم کرے اور اس فیصلہ کی راہ سے
ہمکو جھوٹا اور مغلوب قرار دے ورنہ بجز اسکے کیا کہین کہ **یک خطا دو خطا سوم مادر بخطا**۔

اور ان مخالفون کی عقل پر تعجب ہے کہ عبداللہ آتھم کے ساتھ دوسرے لوگ جو فریق مخالف
مین داخل تھے اور فریق کے اس لفظ مین شامل تھے جو پیشین گوئی مین تھا انکے حالات پر کچھ بھی نظر
نہین کرتے کہ ان پر بھی کوئی ذلت آئی یا نہین کیا پادری رائٹ نہین مرا۔ کیا دو معاون مر مرکے نہین گئے
کیا پادری عماد الدین کے گلے مین ہزار **لعنت کا رستہ نہین پڑا** جسکو کوئی جھوٹا منجی اوتار نہین سکتا کیا اسکا
علم عربی سے بے بہرہ اور جاہل ہونا ثابت نہین ہوا کیا اِس ثبوت سے اسکی مصنوعی عزت خاک مین نہ ملگئی
بیشک وہ نہایت ذلیل ہوا اور اسکا کچھ باقی نہ رہا اور اسکی علمی آبرو **نجاست** کے بودار گڑھے مین
جا پڑی۔ اگر وہ باغیرت آدمی ہوتا تو اِس ذلت کیوجہ سے کچھ کھا پی کر مرجاتا۔ **حیف ہے** تمہاری ایمان اور سمجھ اور
دینداری پر کہ ایسی **سچی پیشگوئی** کی تمنے تکذیب کی کیا ایک دن مروگے یا نہین یا ہمیشہ کے جینے
کی خبر آگئی ہے ..... یہ تو اس پیشگوئی کے متعلق بیان ہے جو عیسائیون کے مقابل پر کی گئی تھی جسکو
خدا تعالی نے حسب المراد پورا کیا۔ لیکن اکثر لوگ دریافت کیا کرتے ہین کہ جو **عبد الحق غزنوی** کے ساتھ مباہلہ
ہوا تھا اسکا کیا اثر ہوا اور کس فریق کو ذلت ہوئی تو اسکے جواب مین ہم بدیہی وجوہات کے ساتھ ہر ایک پر ظاہر
کرتے ہین کہ عبد الحق اور اُسکے گروہ کی **ذلت ہوئی** کیونکہ اِس مباہلہ کے بعد ہر ایک ایسا امر پیدا ہوا کہ جو ہماری عزت
کا موجب اور اُنکی ذلت کا موجب تھا۔

(۱) **ایک** اُنہین سے یہ کہ ہمارے لئے **کسوف خسوف** کا نشان ظاہر ہوا اور صدہا آدمی
اسکو دیکھکر ہماری جماعت مین داخل ہوئے اور اس کسوف خسوف سے ہمکو خوشی پہنچی اور **مخالفون** کو ذلت
کیا وہ قسم کھا کر کہہ سکتے ہین کہ ان کا دل چاہتا تھا کہ ایسے موقع پر جو ہم مہدی موعود کا دعوے کر رہے ہین کسوف
خسوف ہو جائے اور **بلاد عرب** مین اسکا نام و نشان نہ ہو اور پھر جبکہ خلاف مرضی ظاہر ہو گیا تو بیشک انکے

دل دُکہے ہونگے اور اسمین اپنی ذلت دیکھتے ہونگے۔

(۲) **دوئم** جب ہم مباہلہ کے لئے گئے تو ہمارا بڑا بیٹا سخت بیمار تہا اور ایک سخت بیماری دامنگیر تہی ہمنے کچہہ بہی اسکی پرواہ نہ کی اور اسی حالتمین سفر کیا مگر خدا تعالی نے مباہلہ کے بعد ہی اسکو شفا بخشی ہی۔ کیا وہ قسم کہا کر کہہ سکتے ہین کہ یہ شفا انکی مراد کے موافق ہوئی۔

(۳) **سوئم**۔ یہ بات بہی ظاہر ہے کہ ہمنے اسی پندرہ مہینہ کے اندر تمام **مکفّر** مولویون کو انکی مولویت پرکہنے کی غرض سے بالمقابل **عربی رسایل** بنانے کے لئے مخاطب کیا تہا تا وہ ذلیل ہون پس خدا تعالی نے آپ مدد دیکر اسمین ہمین کامیاب کیا اور پادریون کیطرح رسالہ نور الحق اور کرامات الصادقین اور سر الخلافہ کے مقابلہ سے وہ عاجز رہ گئے اور ایسی ذلت ان کو پہنچی کہ کچہہ بہی مولویت **کا نام و نشان باقی نہ رہا** ہم نے صاف طور پر لکہا تہا کہ اگر ان رسایل کا مقابلہ کر دکہاوین تو **چہہ ہزار ستائیس روپیہ** کا انعام پاوین اور الہام کو جہوٹا ثابت کرین اور ہزار لعنت سے بچین۔ اب ای مولوی عبد الحق مکفر المسلمین **سچ بتا** کہ آپنے کونسا بالمقابل رسالہ بنایا اور اگر نہین لکہا تو سچ کہو کہ یہ ذلت کس کو پہنچی **ہم کو یا تم کو**

(۴) **چوتھی**۔ یہ بڑی بہاری ذلت ہی جو آپ کو نصیب ہوئی اور یہ پیشگوئی سچی نکلی جیساکہ ہم بیان کر چکے ہین۔ ان چار ذلتون اور رسوائیون اور ان باتون کو جو اخیر مین ہمنے اپنی نسبت لکہی ہین کسی منصف کے سامنے پیش کرو۔ اگر وہ قسم کہا کر کہدے کہ اس سے تمہاری عزت قایم ہوئی ہے اور کوئی داغ نہین لگا تو ہم تسلیم کہتے ہین کہ ہم پانسو روپیہ تم کو انعام دینگے۔ چنانچہ ہم **شیخ محمد حسین بٹالوی** کو ہی **منصف** قرار دیتے ہین اور اُسکے پاس ای یہ روپیہ باضابطہ تحریر لیکر جمع کرا سکتے ہین صرف اتنا ہوگا کہ وہ کہڑا ہو کر **تین مرتبہ** یہ تقریر کرے کہ **یہ تمام وجوہ جو ذلت کے بیان کیگئی ہیں یہ بالکل صحیح نہیں ہیں** اور ان باتون سے جو بعد مباہلہ ظاہر ہوئین عبد الحق اور اُسکے گروہ کی ذلت نہین۔ بلکہ عزت ہوئی۔ اور اگر مین جہوٹ کہتا ہون تو اسے قادر خدا اسکا عذاب میرے پر میری آنکہون پر میرے جسم پر میری عزت پر میری اولاد پر بہت جلد سال کے اندر وارد کرا **اور ہم لوگ** ہر ایک اقرار پر آمین کہین گے۔ تب اُسی وقت پانسو روپیہ شیخ محمد حسین کی ضمانت پر انکو دیدیا جائیگا اگر سال کے اندر شیخ محمد حسین بٹالوی ان بلاؤن سے بچ گئے تو وہ روپیہ انکی ملک ہو جائیگا۔ اگر آپ لوگ اس طریق کو اختیار نہ کرین اور بدگوئی سے باز نہ آوین **تو جائی شرم ہے**۔ اور یاد رکہ مباہلہ کی ایکسال کے اندر ہی خدا تعالی نے برکت پر برکت ہمپر نازل کی۔ اسکی **مختصر**

۱؎ صلحا کی سنت قدیمہ سے ثابت ہی کہ مباہلہ کی غایت میعاد ایکسال تک ہوتی ہی سو ہم بدیہی ثبوت اپنے پاس رکہتے ہین کہ جن برکات کو ہمنے اپنی نسبت لکہا ہی وہ ایک سال کے اندر ہی ہم پر وارد ہوئین اور میان عبد الحق کا حبیب ایکسال نحوستون اور گردشون مین گذرا تو سال کے بعد پندرہ مہینہ پر مرنے مرنے بیتا بنانا چاہا کہ آتہم ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک نہین مرا یہی مباہلہ کا اثر ہی مگر قسمتی سے اس مین بہی جہوٹا نکلا — منہ

توفیق اور تائید سے عمدہ عمدہ کتابین تالیف ہوئین۔ صدہا معارف و دقایق قرآنی کھلے اور کتابون کے چھپنے اور ہماری سلسلہ کی کارروائیون کے لئے ہزارہا روپیہ آیا۔ اور ہزارہا نیک لوگ جان و مال فدا کرنیوالے ہماری جماعت مین داخل ہوئے۔ پس لازم ہوگا کہ شیخ محمد حسین اپنی قسم کے وقت ان سب باتون کو جمع کرکے ان کا انکار کرین۔

✠ اے غزنوی لوگو بہتر تو یہ ہے کہ باز آجاؤ اور خدا تعالی سے ڈرو اور اس سے لڑائی مت کرو جس چراغ کو وہ آپ ہی روشن کرے تم اسکو بجھا نہین سکتے۔ پس فولادی قلعہ کے ساتھ ٹکرین مت مارو کہ تمہاری ٹکرون سے قلعہ ہرگز نہین ٹوٹیگا۔ آخر نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارے ہی سر پاش پاش ہو جائینگے کیا تمہین ذرا خوف نہین کہ مسلمانون کو کافر بناتے اور کلمہ گوؤن کا بے ایمان نام رکھتے ہو۔ بتلاؤ کہ عملی حالت مین ہم اور تم مین کیا فرق ہے۔ کیا ہم کوئی شرک کا کام کرتے ہین۔ کیا نمازون کو چھوڑ دیا یا روزہ اور دیگر ارکان اسلام سے منکر ہوگئے ہین یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا دیا ہے اور کچھ تو بتلاؤ کہ عملی حالت اور اسلام کے ضروری عقائد مین ہم مین اور تم مین کیا فرق ہے*۔ ہان اگر مسیح کی وفات کے عقیدہ کیوجہ سے ہمین کافر کہا جاتا ہے تو امام مالک کو بھی کافر بناؤ کہ اُن کا عقیدہ بھی یہی تہا جس سے رجوع ثابت نہین۔ اور امام بخاری کا بھی یہی عقیدہ تہا اگر یہ عقیدہ نہ ہوتا تو کیون وہ آیت فلما توفیتنی کی شرح کے وقت تائید حدیث کیلئے ابن عباس کا یہ قول لاتا متوفیك مميتك پس اس حساب سے امام بخاری بھی کافر ہوئے اور یہی عقیدہ ابن قیم نے مدارج السالکین مین ظاہر کیا ہے پس بقول تمہارے ابن قیم بھی کافر ہوا اور معتزلہ کا بھی یہی عقیدہ ہے پس تمام لوگ کافر ٹھہرے لیکن اگر اسوجہ سے کافر کہا جاتا ہے کہ ہم ملایک کا ایسا نزول نہین مانتے جس سے آسمان خالی ہو جائین بلکہ قدرت قادر سے ایک وجود اُن کا آسمان مین بنا رہتا ہے اور ایک وجود خلق جدید کی طرح زمین مین ظاہر ہوتا ہے انسان کی شکل پر یا کسی اور شکل پر سو اس بنا پر آپ کو بہت سے اکابر علماء کو کافر بنانا پڑیگا۔ اور یہی مذہب مدارج النبوت مین شیخ عبد الحق صاحب دہلوی نے بیان کیا ہے اور آسمانون کے خالی ہونیکا آپ لوگون کے پاس کوئی ثبوت نہین صرف افغانی تحکم ہے اور بڑے بڑے مفاسد اس سے پیش آتے ہین اور بہت سی حدیثون اور آیتون سے انکار کرنا پڑتا ہے۔ پس یہ کیون نہ کہین کہ وہ بطور خارق عادت زمین پر بھی نازل ہو جاتے ہین اور نزول بھی ہوتا ہے اور صعود بھی اور با این ہمہ آسمان پر بھی موجود رہتے ہین وان اللہ علی کل شئ قدیر

* نوٹ مجمع البحار مین جو ایک معتبر الحدیث کی کتاب ہے لکھا ہے وقال مالك ان عیسی مات مالک نے کہا ہے کہ عیسی مر گیا ہے اور بیان مفصل اسکا ہماری رسالہ اتمام الحجۃ مین درج ہے۔ منہ

اور اگر یہ اعتراض ہے کہ **نبوت کا دعوے** کیا ہے اور وہ کلمہ کفر ہے تو بجز اسکے کیا کہیں کہ **لعنت اللہ علی الکاذبین المفترین** اور اگر اعتراض ہے کہ کسی نبی کی **توہین** کی ہے۔ اور وہ کلمہ کفر ہے تو اسکا جواب بھی یہی ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اور ہم سب نبیون پر ایمان لاتے ہین اور تعظیم سے دیکھتے ہین بعض عبارات جو اپنے محل پر چسپان ہین وہ بہ نیت توہین نہین بلکہ بتائید توحید ہین **وانما الاعمال بالنیات** اور تمہارے جیسے عقل والون نے صاحب تقویۃ الایمان کو بھی اسی خیال سے کافر کہا تھا کہ بعض کلمات ان کو اس کتاب مین ایسے معلوم ہوئے کہ گویا وہ انبیا کی توہین کرتا ہے اور چورون چمارون کو ان کے برابر جانتا ہے۔ ہماری طرح ان کا بھی یہی جواب تھا کہ۔ **انما الاعمال بالنیات** یہی بخاری کی پہلی حدیث ہے۔ اگر یہی آپ لوگون کو یاد نہ رہی تو کیا یاد ہوگا اور اگر وجہ کفر یہ سمجھی گئی ہے کہ ہمنے نجوم کو عالم ارضی مین باذنہ تعالی موثر سمجھا ہے تو حیف ہے آپ کے ایسے خیال پر۔ ہم ہر ایک چیز کی خاصیت کے قایل ہین یہان تک کہ مکھی کے بھی لیکن باذن اللہ تعالے اور بغیر اسکے اذن کے ہم کسی چیز کو کچھ چیز نہین سمجھتے اور تاثیر نجوم کا **شاہ ولی اللہ** صاحب کو بھی اقرار ہے دیکھو حجۃ اللہ البالغہ اور فیوض الحرمین پھر تعجب کہ اب تک ان کو کیون کافر نہین ٹھہرایا گیا۔ درحقیقت **افغان بڑے ہی بہادر** ہوتے ہین خدا تعالی کے ساتھ بھی لڑنے سے نہین ڈرتے عجب بات ہے کہ خدا تعالی تو فرماتا ہے کہ جو السلام علیکم کہے اسکو کافر مت سمجھو اور پھر افغان ان لوگون کو کافر ٹھہرا رہے ہین جو دن رات اسلام کے لئے جان دینے کو تیار ہین۔ خیر مرنیکے بعد یہ سب فیصلے ہو جائین گے خدا تعالے ہمارے دلون کو دیکھ رہا ہے بجز اسکے کیا کہین کہ ہم وہ لوگ ہین جنکا مقولہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ امنا باللہ وملئکتہ ورسلہ وکتبہ والجنۃ والنار والبعث بعد الموت وآثرنا القرآن کتابا ومحمدا صلی اللہ علیہ وسلم نبیا ولا ندعی النبوۃ ولا ندعی نسخ القرآن بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ونشہد انہ خاتم النبیین وخیر المرسلین وشفیع المذنبین ونشہد ان الحق کلہ فی القرآن وحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکل بدعت فی النار وانا مسلمون واللہ یعلم ما فی قلوبنا علیہ توکلنا والیہ انیب۔ والحمد للہ اولا واخرا وظاہرا وباطنا ربنا ورب العلمین ؁

تتمہ نور القرآن اثر مباہلہ میان عبد الحق غزنوی

امرتسری

اسوقت مناسب معلوم ہوا کہ عبد الحق غزنوی کے اشتہار اثر مباہلہ کے بعض اقوال کا بطور قال و اقول جواب دیا جاوے **قولہ** کیون مرزاجی مباہلہ کی لعنت اچھی طرح پر پڑگئی یا کچھہ فرق ہے منہ کالا ہوا یا کچھہ فرق ہے الخ **اقول**۔ اے حضرت ابتو ہمنے اپنے اشتہار مین بہت ہی صفائی سے اور کہول کر لکہدیا کہ لعنت کس پر پڑی اور منہ کس کا کالا ہوا یہ تو ظاہر ہے کہ جہوٹے پر ہی ہمیشہ لعنت ہوتی ہے اب انکہہ کہول کر دیکہین کہ جہوٹا کون ہے؟ آپ کا ابتک خیال ہے کہ عیسائی فتحیاب ہوئے لیکن ہم ثابت کرچکے ہین کہ فتح اسلام کی رہی۔ اِس قدر تو آپنے بچشم خود دیکہہ لیا کہ ہمارے مخالف عیسایون کا جو فریق شریک بحث تہا یعنی معاون تہا یا مشورہ مین داخل تہا یا سرگروہ تہا اُنپر طرح طرح کے وبال آئے وہ سب اِس جنگ مقدس مین اپنی اپنی سزا کو پہنچے بعض اس جنگ مین مارے گئے بعض زخمی ہوے اور بعض ہزار لعنت کے رسہ مین گرفتار ہوئے اور بعض بہاگ کر اسلامی عظمت کے جہنڈے مین پناہ گزین ہوگئے یہ سب کچہہ پندرہ مہینہ مین ہی ہوا یہ وہ لوگ ہین جو عیسایون کے تحریری اور تقریری اقرار سے فریق مخالف مین داخل ہین اور جو لوگ ان مین سے مرگئے یا مر کے بچے یا ہزار لعنت کے رسہ مین گرفتار ہوئے یہ سب وہی ہین جنہون نے آتہم صاحب کو اپنے گروہ مین سے بحث کیلئے منتخب کیا تہا اور اُسکی معاون اور فریق کے لفظ مین داخل تہے اور اگر یہ خیال ہے کہ اگرچہ اُسکے معاون کار اور حامی بحث موت اور دکہہ اور ذلت مین مبتلا ہوئے مگر آتہم صاحب کیون نہ مرے تو اسکا یہی جواب ہے کہ الہامی شرط کی وجہ سے اُسکی موت مین تاخیر ہوگئی اسکے دل نے عظمت اسلام کو اُس خوف کے وقت مین قبول کرلیا اِسلئے الہامی شرط سے فایدہ لینا اُن کا حق ہوگیا کیا کسی عبارت مین یہ لکہا ہے کہ الہامی شرط منسوخ ہوگئی یا وہ قابل اعتبار نہ رہی جب ایک مرتبہ شرط قایم ہوچکی تو اسکا عام عبارتون مین ملحوظ نہ رکہنا ایک گدہے کا کام ہے نہ انسان کا۔ ہمنے حق کیطرف رجوع دلانے کے لئے اور حق کی فتح ظاہر کرنیکی غرض سے اور پوشیدہ حقیقت کو کہولنے کے ارادہ سے ایک نہایت صاف بات کہدی کہ

اگر آتھم صاحب نے اُن خوف کے دنوں میں عظمت اسلام کو قبول نہیں کیا اور ہمارا یہ کہنا جھوٹ ہے کہ قبول کر لیا ہے تو وہ ہم سے دو ہزار روپیہ بلکہ تین ہزار روپیہ لیں اور یہی اقرار کر دیں کہ میں اُن خوف کے دنوں میں عیسیٰ کو خدا جانتے میں پکارا اور عظمت اسلام کو قبول نہ کیا اور نہ اسلامی پیشگوئی کو ایک دن بھی سچا سمجھا لیکن اگر اقرار نہ کریں یا اقرار کے بعد مدت مقررہ میں اِس دُنیا سے گذر جائیں تو ہماری کامل فتح ہے ۔ ✝

✝ حاشیہ اگر اس جگہ کوئی نادان عیسائی سوال کرے کہ اب یہ مباحثہ درست نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ ابھی دفعۃً مسٹر عبداللہ آتھم اتفاقی طور پر مر ہی جائے تو اِس کے جواب میں ہم اُس سے پوچھتے ہیں کہ مارنیوالا کون ہوگا کیا اُن کا خداوند مسیح یا کوئی اور یا خود بخود بغیر کسی کے مارنے کے مر جائیگا پس اگر درحقیقت اُنکے مصنوعی خداوند مسیح کے ہاتھ میں ہی موت اور حیات ہے تو وہ ایسا کیوں کرنے لگا کہ عبداللہ آتھم کو مار کر اپنے تمام پرستاروں کا جھوٹا ہونا ثابت کرے کیا وہ جو اپنے اختیار اور اقتدار سے مُردوں کو زندہ کرتا تھا اور بقول تمہارے زمین و آسمان کا خالق ہے وہ ایک اور برس مسٹر عبداللہ آتھم کو زندہ نہیں رکھ سکتا۔ بہتیرے سو سو برس زندہ رہتے ہیں مگر عبداللہ آتھم کے جیسا کہ نورافشاں میں لکھا گیا ہے صرف ابتک ۶۴ برس کی عمر ہے جو میری عمر سے صرف چھ سات برس ہی زیادہ ہے ہاں اگر مسیح کی قدرت پر اب بھروسا نہیں رہا اور پہلے بھروسا تھا اور یا اب وہ مر گیا ہے اور پہلے زندہ تھا تو اِسکا صاف اقرار کرنا چاہئے تاہم سال کی مدت میں کچھ تخفیف کر دیں کیا اشتہار میں نہیں لکھا کہ مسٹر آتھم خداوند مسیح کے فضل اور قدرت سے بچ گیا تو اب عین موقعہ پر جو جھوٹے اور سچے کے لئے آخری **فیصلہ ہے** وہ خداوند مسیح کیوں فضل نہیں کریگا اور اب اسکی قدرت اور فضل کو کون چھین لیجائے گا ۔ اور جس حالت میں ہم اپنے سچے اور کامل خدا پر توکل کر کے کہتے ہیں کہ ہم بغیر الٰہی کام پورا کرنے کے مر ہی نہیں سکتے اور اگرچہ عمر ۶۰ ساٹھ تک پہنچ گئی لیکن ہم اُسکے فضل سے جئیں گے جبتک دینی خدمت کا کام پورا نہ کر لیں تو پھر اگر عبداللہ آتھم موت سے ڈر کر قسم کھانیسے گریز کرے تو صاف طور پر ثابت ہو گا کہ اُسکو اس مصنوعی خدا پر ایمان نہیں جس کے فضل کا ذکر **اشتہار** میں کیا ہو مرنے کا قانون قدرت ہر ایک کے لئے مساوی ہے جیسا آتھم صاحب اُسکے نیچے ہیں ہم بھی اُس سے باہر نہیں اور جیسا کہ اِس

اب خوب غور کرکے دیکھو کہ مباہلہ کی لعنت کس پر پڑی منہ کالا کس کا ہوا آپ کا یا کسی اور کا - اور اگر یہ کہو کہ اگرچہ آتھم صاحب کے باقی فریق پر موت ذلت دکھہ نازل ہوگئے مگر آتھم کی نسبت ابھی پورا فیصلہ نہیں ہوا تو خیر اسیقدر بالفعل مان لو کہ لعنت کے چار حصون مین سے تین حصے تو آپ پر پڑگئے اور ایک حصہ ابھی کامل طور پر ظہور مین نہین آیا آتھم اگرچہ پندرہ مہینہ تک ہم اور غم کے ہاویہ مین تو رہا مگر ابھی چونکہ پورا ہاویہ نہین دیکھا اسلئے اسکی حساب مین سے صرف آدھی لعنت آپ پر پڑی لیکن غور سے دیکھو تو یہ بھی ساری ہی پڑگئی کیونکہ اِس فیصلہ کے بعد جو اول ہمنے ایکہزار روپیہ اور پھر دو ہزار بلا توقف دینا قبول کیا مگر آتھم صاحب نے اِس طرف رخ نکیا تو صاف طور پر کہل گیا کہ آتھم صاحب اپنے بیان مین جہوٹے ہین اور ظاہر ہوگیا کہ درحقیقت آتھم صاحب نے خوف کے دنون مین درپردہ اسلام کیطرف رجوع کیا تہا پس اس سے بتمامتر صفائی ثابت ہے کہ ہماری **فتح ہوئی** اور دین اسلام غالب رہا پھر بھی اگر کوئی عیسائیون کی فتح کا گیت گا رہا ہے تو اسکے لیے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ آتھم کو قسم کہانے پر مستعد کرے اور ہمسے تین ہزار روپیہ دلادے اور میعاد گذرنے کے بعد ہمکو بیشک لعنتی منہ کالا دجال کہے اگر ہمنے ہمین افترا کیا ہے تو بیشک ہمارے آگے آجائیگا اور ہماری ذلت ظاہر ہوگی لیکن اے میان عبدالحق اگر اِس تقریر کو سنکر چپ ہوجاؤ تو بتلا کہ سچی لعنت کس پر پڑی اور واقعی طور پر منہ کس کا کالا ہوا - اور یہ بھی یاد رکھو کہ ہمین انکے لئے جو عیسائیون کو غالب قرار دیتے ہین اور اِس پیشگوئی کو جہوٹی سمجھتے ہین دل کی آہ سے یہ کہنا پڑا کہ اگر وہ ولد الحرام نہین ہین اور حلال زادہ ہین تو اِس مضمون کو پڑہتے ہی اس فیصلہ کیلئے اٹھہ کہڑے ہون پس اگر انکے کہنے سے آتھم نے قسم کہالی اور میعاد مقررہ تک بچ گیا تو بیشک ہمارا ہی منہ کالا ہوا اور ہم ہی لعنتی ٹہرے اور ساری الہام ہماری جہوٹے ہوئے لیکن اگر اُس نے قسم کہانیسے گریز کی تو بتلاؤ آپکا منہ پورے طور پر کالا ہوگا یا نہین اگرچہ باقی فریق کے لحاظ سے تین حصے آپکے منہ کے تو ابھی کالے ہو چکے لیکن اب یہ تہوڑا سا ٹکڑہ منہ کا بھی ضرور کالا ہوگا - دیکھو ہمنے بلا توقف دو ہزار تک دینا کیا اس سے زیادہ ہم کیا کرین اب ہم دیکہتے ہین کہ ہمارے مخالفون مین سے کون بلا توقف اس فیصلہ کیلئے سعی کرتا ہے اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہوتا ہے افسوس کہ ان لوگون

بقیہ حاشیہ

عالم کون و فساد کے اسباب انکی زندگی پر اثر کر رہے ہین ویسا ہی ہماری زندگی پر بھی موثر ہین اور ہم حلفاً کہتے ہین اور زور سے کہتے ہین کہ اگر آتھم صاحب قسم کہالین تو ہمارا سچا خدا ایکسال تک انکو موت دیگا اور ہمین موت سے بچائے گا اگر ان مصنوعی خدا پر بہروسہ ہے جو مریم کے پیٹ سے نکلا تو سب ملکر اس سے **دعا کرو** تا اس مباہلہ کے بعد مسٹر آتھم صاحب ایکسال تک جیتے رہین اور اگر قسم کہانے سے انہون نے اعراض کیا تو ہماری فتحیابی پر **مہر لگادینگے** زیادہ کیا لکھین والسلام علی من اتبع الہدیٰ - منہ

کو یہہ بہی خیال نہ آیا کہ اگر خدا تعالی نے ہمارا منہ کالا کرنا تہا تو کیا یہی طریق تہا کہ ایسی بحث مین منہ کالا کیا جاتا جو ہماری ذاتی دعاوی سے کچہہ بہی تعلق نہین رکہتی تہی بلکہ صرف یہہ بحث تہی کہ اسلام سچا ہی یا عیسائیت۔ اور قرآن کریم اور آنحضرت صلعم حق پر ہین یا عیسائیونکی تعلیم اور عیسی کو خدا بنانا افسوس کہ ان لوگون کو یہہ بہی خیال نہ آیا کہ ایسا مغلوب ہونے مین تو دین کی سبکی ہوتی ہے اور اسو بحث طلب کیطرف خیال جاکر خود اسلام پر بہاری دہوتی ہے مگر انہون نے بیہری بخل سے اسلام کی بہی پرواہ نرکہی اب آپ لوگ سمجہہ جائینگے کہ یہ لعنت کس پر پڑی بلاشبہ آپ پر پڑی ای میان عبدالحق۔ اسکو سوا اور لعنتین بہی جنکو ہم ذکر کرچکے ہین کچہہ تہوڑی نہین سچ تو یہہ ہے کہ آپکا منہ تو ایکمرتبہ نہین بلکہ کئی مرتبہ کالا ہوچکا جب پندرہ مہینہ کے اندر سرگروہ فریق مباحثہ کا مر انتسمہ کالا ہوا پہر اس تاول کی جانکاہ بیماری سی لعنت کی سیاہی آپکے منہ پر پہر گئی۔ پہر خسوف کسوف نے منہ پر تہوکا پہر عبداللہ پادری کی جانکاہ بیماری سی تہ بتہ سیاہی جمی پہر ہزار لعنت کی ذلت سے جسمین تمام پادری اور سب کفر شریک تہے یہہ روسیاہی کمال کو پہنچ گئی آتہم نے بہی منہ کالا کیا اور آئندہ بہی کریگا اور مباہلہ کے بعد میان عبدالحق پر کیا برکات نازل ہوئین اسکا تو کوئی بہی ثبوت نہ دیا ہان میان عبدالحق نے نزول برکات کی ثبوت مین یہہ تو خوب ہی سنائی کہ حقیقی بہائی فوت ہوا اور اسکی رانڈ عورت کو نکاح مین لا یا گیا یہہ برکات ہین اور یہ مباہلہ کا اثر جای شرم۔ سوچنے والی سوچ لین اور اگر دینی معارف سی اس عرصہ مین کچہہ حصہ ملا تہا تو کیون کرامات الصادقین کا جواب نہ لکہا اور کیون ہزار لعنت کو اپنے پر وارد ہونے دیا دنیوی برکات بہی وہ ہوتی ہین جنکی دنیا مین کم نظیر ملے نہ یہ کہ رانڈ اور عمر فرسودہ عورت کو فریب سی گہر مین ڈال لاجاوے اور پہر یہہ کہدین کہ برکات نازل ہوئین بہائی کا مرنا بہی جیسا گیا اور بیوہ کو پیش کر دیا۔ اگر حقیقی برکات کو دیکہنا ہو تو اس جگہ آکر دیکہہ لو دیکہو کیونکر خدا تعالی نے اپنے فضل سے ایک امی کی عربی دانی مین زبان کہولی اور قرآنی نکات اسکی زبان پر جاری کئے اور وہ بلاغت اور فصاحت عنایت کی جس سی تمہارا اور تمہارے جیسے مخالفون کا منہ کالا ہوگیا اور وہ مقابلہ سے عاجز آگئے۔

خدا تعالی نے ہزارون آدمیون کو اس طرف رجوع دیدیا

چنانچہ وہ لوگ ہزارہا روپیہ کے ساتہہ مدد کرتے ہین اگر پچاس ہزار روپیہ کی بہی ضرورت ہو تو بلاتوقف حاضر ہوجائین مالون اور جانون کو فدا کر رہے ہین صدہا لوگ آتے جاتے اور ایک جماعت کثیر جمع رہتی ہے چنانچہ بعض وقت سو سے زیادہ آدمی اور بعض اوقات دو دو سو جمع ہوتے ہین

یہ تائیدات الٰہی ہین - یا یہ کہ حقیقی بہائی مرا اور اسکی بیچاری بیوہ عورت کو اپنی طرف کہسیٹ لیا اور باکرہ کے ملنے سے ساری عمر ہی نامراد رہے **واہ ری برکات اور واہ ری شرم** اور ابہی اُس بیوہ سے اولاد ہوئی نہین پہلے سے دعوی ہے کہ ضرور ہوگی - پہر ابہی سے اس خیالی پلاؤ کو مباہلہ کا اثر ہی سمجہہ لیا ہے **واہ رے شیخ چلی کے بڑے بہائی** - ہان یہ واجب ہی کہ اولاد کے لئے دن رات ہمت کرتے رہو پہر اگر کوئی مردہ لڑکی ہی پیدا ہو تو بیشک کہدینا کہ مباہلہ کا اثر ہے افغانی جرگہ مین یہ بات سُنی جائیگی ×

باقی اعتراضات کا جواب یہ ہے کہ لڑکے کی پیشگوئی کی نسبت

خدا تعالی نے **دو لڑکے** عطا کئے جنمین سے ایک قریبا سات برس کا ہے لیکن اگر ہمنے کوئی الہام سنایا تہا کہ پہلی دفعہ ضرور لڑکا ہی پیدا ہوگا تو وہ الہام پیش کرنا چاہئے ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین - سچ ہے کہ ۸ - **اپریل ۱۸۹۴ء** ہمنے اطلاع دی تہی کہ ایک لڑکا ہونے والا ہے سو پیدا ہوگیا ہمنے اس لڑکے کا نام **مولود موعود** نہین رکہا تہا صرف لڑکے کے بارہ مین پیشگوئی تہی اور اگر ہمنے کسی الہام مین اُسکا نام مولود موعود رکہا تہا تو تمپر کہانا حرام ہے جبتک وہ الہام پیش نہ کرو - ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین -

اور یہ کہنا کہ احمد بیگ کے **داماد کی میعاد** گذر گئی ہے یہ بہی حمق اور جہالت ہی قرآن کریم کا علم تم لوگون مین نہین رہا اِسلئے بیہودہ اعتراض تمہارا شیوہ ہوگیا **ذرا شرم** کرنی چاہئے جس حالتمین خود احمد بیگ اسی پیشگوئی کے مطابق میعاد کے اندر فوت ہوگیا اور وہ پیشگوئی کے اول نمبر پر تہا تو پہر کیون اس پیشگوئی کے نفس مفہوم مین شک کیا جاتا ہی جب حالت یہ ہے کہ بعض حصے پیشگوئی کے میعاد کے اندر پوری ہوگئی جس سے کسیکو انکار نہین پہر اگر فرض بہی کرلین کہ اُسکی داماد کی موت میعاد گذرنیکی بعد ہو تو یہ سنت اللہ کی مخالفت کیوجہ سے ہوگا جو خدا تعالی کی کتابون مین پائی جاتی ہی اور سنت اللہ یہ ہی کہ عذاب کے متعلق جو پیشگوئیان ہون انکی تاریخ اور میعاد تقدیر مبرم نہین ہوتی بلکہ وہ میعاد ایسی توبہ اور استغفار سے بہی ٹل سکتی ہے جسپر انسان بعد مین قایم نہ رہ سکے اور ہمنے سلطان محمد کے بارے مین اسکی موت کیوجہ تاخیر علیحدہ اشتہار مین ایسی طور سے ثابت کردی ہی جسکو قبول کرنیسے کسی ایماندار کو عذر نہین ہوگا - اور بے ایمان

× نوٹ اولاد کے بارے مین میان عبدالحق نے کوئی الہام تو پیش نہ کیا صرف طول امل ہی لیکن ہمکو اس بارہ مین بہی الہام ہوا اور اللہ جلشانہ
[illegible]

جو چاہے سو کہے یاد رکہنا چاہئے کہ یہ پیشگوئی اپنی تمام عظمتون کے ساتہہ پوری
ہوئی جس سے کوئی دانشمند انکار نہین کرسکتا۔ غرض یہ تمام اعتراضات بیدینی اور حماقت
کیوجہ سے ہین اعتراض وہ ہے جو ربانی کتابون کے موافق اعتراض ہو نہ ایسا
اعتراض جسکے نیچے تمام نبی اور رسول آجاوین ایسے اعتراض کرنا بے ایمانون
اور لعنتیون کا کام ہے اب اس تمام بیان سے میان
محی الدین کے الہامات کی بہی حقیقت
کہل گئی فقط

والسلام علی من اتبع الہدٰی



عوام الناس کے بعض اعتراضوں کا جواب اور میاں عبدالحق غزنوی کے لئے ایک ہدیہ

پہلا اعتراض - اگر انہوں نے حق کی طرف رجوع کیا تھا تو اُسکے آثار کیوں اُس میں ظاہر نہیں؟

جواب - درحقیقت یہ رجوع فرعونی رجوع کے موافق تھا نہ حقیقی رجوع کے موافق - فرعون جب رجوع کرتا تھا تو عذاب دور کیا جاتا تھا اور یہی عادت اللہ ہے - اور اس عادت اللہ کی تصدیق میں یہ آیت بھی گواہ ہے ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون - یعنے اے رب ہم سے عذاب کھولدے کہ ہم ایمان لائے - اور پھر اُسکے جواب میں فرماتا ہے انا کاشفو العذاب قلیلا انکم عائدون - سورہ دخان یعنے ہم تھوڑی مدت تک عذاب کھولدیتے ہیں اور پھر تم عود کرو گے اور کافر بنجاؤ گے - یہ آیت اس بات پر صریح نص ہے کہ خدا تعالیٰ ایک شخص کی تضرع کو قبول کرکے عذاب ٹالدیتا ہے اور جانتا ہے کہ پھر یہ کفر اور فسق کیطرف رجوع کریگا اور تضرع یا استغفار سے عذاب ٹالنا قدیم عادت اللہ ہے اس سے کون انکار کرسکتا ہے بجز ایسے شخص کے کہ جو کمال تعصب سے اندھا ہو گیا ہو - ماسوا اسکے یہ مسلم اور مشہود امر ہے کہ جب ہیبت الٰہی اپنا جلوہ دکھاتی ہے تو اسوقت فاسق انسان کی اور صورت ہوتی ہے اور جب ہیبت کا وقت نکل جاتا ہے تو پھر اپنی شقاوت فطرتی سے اصلی صورت کیطرف عود کرآتا ہے - ایسے لوگ بہتیرے تم نے دیکھے ہونگے کہ جب اُنپر کوئی مقدمہ دائر ہو جس سے سخت قید یا پھانسی یا سزاء موت کا خطرہ ہو گو یہ بھی گمان ہو کہ شاید رہا ہو جائیں تو وہ ایسی ہیبت کو مشاہدہ کرکے اپنی فاسقانہ چال چلن کو بدلا لیتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور توبہ کرتے اور لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں - اور پھر جب اُنکی اس تضرع کی حالت پر خدا تعالیٰ رحم کرکے اُنکو اس بلا سے خلاصی دیتا ہے تو فی الفور اُنکے دل میں یہ خیال گزرتا ہے کہ یہ رہائی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اتفاقی امر ہے تب وہ اپنے فسق میں پہلے سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں اور چند روز میں ہی اپنی پہلی عادات کیطرف رجوع کرآتے ہیں - اسکی اور بھی مثالیں ہیں مگر اسجگہ کلام الٰہی کافی ہے - اللہ جلشانہ فرماتا ہے واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ او قاعدا او قائما فلما کشفنا عنہ ضرہ مر کان لم یدعنا الی ضر مسہ کذالک زین للمسرفین ما کانوا یعملون

سورۃ یونس۔ یعنے جب انسان کو کوئی دکھہ پہنچتا ہی تو ہماری جناب میں دعائیں کرنے لگتا ہی کروٹ کی حالت میں اور بیٹھکر اور کہڑے ہوکر اور جب ہم اُس دکھہ کو اُس سے دفع کر دیتے ہیں تو ایسا چلا جاتا ہی کہ گویا کبہی اُسکو دُکھہ پہنچا اور نہ کبہی دعا کی۔ پہر ایک دوسرے مقام میں فرماتا ہی حتیٰ اذا کنتم فی الفلک وجرین بریح طیبۃٍ وفرحوا بہا جائتہا ریح عاصف وجاءہم الموج من کل مکان وظنوا انہم احیط بہم دعوا اللہ مخلصین لہ الدین لئن انجیتنا من ھٰذہ لنکونن من الشاکرین ۝ فلما انجٰھم اذا ھم یبغون فی الارض بغیر الحق۔ سورۃ یونس یعنی جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور کشتی کے سواروں کو ایک خوش ہوا کے ساتھہ لیکر کشتیاں چلتی ہیں اور وہ اُن کشتیوں کے چلنے سے بہت خوش ہوتے ہیں کہ یکدفعہ ایک تند ہوا چلنی شروع ہوتی ہی اور ہر طرف سے اُنپر موج آتی ہی اور ظن غالب یہ ہوجاتا ہی کہ بس اب ہم گہیرے گئے یعنے مارے گئے تب اُسوقت اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کہ ای خدای قادر اگر اب ہمیں نجات دے تو ہم شکر گذار ہونگے۔ پہر جب خدا تعالیٰ انکو نجات دیتا ہی تو پہر اُسی ظلم اور فساد کیطرف رجوع کرتے ہیں جسپر پہلے جمے ہوئے تہے۔

اعتراض دوم۔ آتہم صاحب پندرہ مہینہ میں نہیں مرے اس سے ثابت ہوا کہ میرزا غلام احمد قادیانی نے خدا پر جہوٹ باندہا۔ **الجواب۔** کیا نعوذ باللہ یونس نبی نے بہی خدا پر جہوٹ باندہا تہا کہ اُسکا وعدہ مقررہ ٹل گیا بلکہ اِس وعدہ میں جو ہمارے الہام میں تہا صریح شرط تہی یعنی یہ کہ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ لیکن یونس کے وعدۂ عذاب میں کوئی بہی شرط نہیں تہی بلکہ بغیر کسی شرط کے صرف یہ الفاظ تہے کہ چالیس دن تک اِس قوم پر عذاب نازل ہوگا اور خدا تعالیٰ نے حضرت یونس کی ابتلا کے لئے اُس شرط ایمان کو مخفی رکہہ لیا تہا جسکی وجہ سے حضرت یونس پر وہ ابتلا آیا جو قرآن اور احادیث میں درج ہی۔ اگر اس شرط پر حضرت یونس کو علم ہوتا تو وہ اُس شرط کی تجسس کرتے۔ اور خدا تعالیٰ نے بہی انکو بذریعہ الہام مطلع نہیں کیا کیونکہ ابتلا منظور تہا۔ تب وہ اُس ملک سے بہاگ گئے اور سمجہا کہ کفار تکذیب کرینگے اور ٹھٹھا کرینگے۔ اس قصہ سے علماء کبار نے بہت کچہہ استنباط کیا ہی۔ چنانچہ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب فتوح الغیب میں لکھتے ہیں کہ کبہی مردان خدا کو جو اُسکے خاص بندے ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک وعدہ ملتا ہی اور اُسکا ایفا نہیں ہوتا۔ اور یہی بحث فیوض الحرمین میں شاہ ولی اللہ صاحب نے کی ہی اور نظیر کے طور پر انبیا کے بعض واقعات لکہے ہیں۔ آخر تصفیہ یوں کیا ہی کہ خدا تعالیٰ پر فرض

نہیں کہ تمام شرائط اپنے وحی اور الہام کے شخص ملہم پر کہولدے بلکہ جہاں کوئی ابتلا منظور ہوتا ہی بعض شرائط کو مخفی رکہہ لیتا ہی جسطرح حضرت یونس کے قصہ میں رکہا۔ اس میں کیا شک ہی کہ حضرت یونس کی پیشگوئی ایک معرکہ کی پیشگوئی تہی مگر اللہ تعالیٰ نے ایمان کے شرط کو حضرت یونس پر ظاہر نہ کیا جس سے انکو بڑا ابتلا پیش آیا۔ اور اس ابتلا سے حضرت مسیح بہی باہر نہ رہے کیونکہ جس پیشگوئی سابقہ پر انکی صحت نبوت کا مدار تہا وہ پیشگوئی اپنے ظاہری صورت کے ساتہہ پوری نہ ہوئی یعنے ایلیا نبی کا دوبارہ دنیا میں آنا۔ اور آخر حضرت مسیح نے تاویلات سے کام لیا مگر تاویلات میں نہایت مشکل یہ امر تہا کہ وہ تاویلات علماء یہود کی اجماع سے بالکل برخلاف تہیں اور ایک بہی انکے ساتہہ متفق نہیں تہا۔ حضرت مسیح نے کہا تہا کہ ایلیا سے مراد یحیی ہی اور ایلیا کے صفات یحیی میں اتر آئے ہیں گویا ایلیا ہی نازل ہوگیا مگر یہ تاویل نہایت سختی سے رد کی گئی اور حضرت مسیح کو نعوذ باللہ ملحد قرار دیا گیا کہ پہلی کتابوں اور نصوص صریحہ کے الٹے معنے کرتا ہی۔ اسلئے ایک عیسائی یا ایک مسلمان کے لئے ادب سے دور ہی کہ اگر کسی **پیشگوئی کو اپنی صورت پر پوری ہوتی نہ دیکہے تو فی الفور ملہم کو کاذب کہدے** - حضرت مسیح کی بعض پیشگوئیاں اپنے وقت پر بہی پوری نہیں ہوئیں یعنے وقت کوئی بتلایا گیا اور ظہور انکا کسی اور وقت میں ہوا۔ جیسے دن سے مراد سال لیا گیا۔ اصل حقیقت یہ ہی کہ بعض وقت دن یا ہفتہ یا مہینہ سے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک متناسب حصہ زمانہ کا مراد ہوتا ہی جسکے تمام اجزا متشابہ اور یکساں ہوتے ہیں پہر جب دوسرا زمانہ آتا ہی جو پہلے زمانہ سے امتیاز اور اختلاف رکہتا ہی تو کہا جاتا ہی کہ وہ دوسرا دن یا دوسرا ہفتہ یا دوسرا مہینہ ہی مثلاً جیسا کہ دن سے مراد وہ وقت محدود ہی جو دو تغیرات کے بیچ میں ہی یعنے آفتاب کا طلوع اور آفتاب کا غروب۔ ویسا ہی روحانی طور پر اس محدود وقت کا نام دن ہوگا جو دو روحانی تغیرات کے اندر واقع ہی جیسا کہ بدر کی فتح کے لئے ایک دن کا وعدہ دیا گیا اور لکہا گیا کہ صرف ایک دن کی میعاد ہی پہر فتح ہوگی حالانکہ اس دن سے مراد برس تہا۔ اور دن سے مناسبت یہ تہی کہ یہ فتح بہی دو تغیروں کے اندر تہی ایک یہ تغیر عظیم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آبائی شہر سے ہجرت کے طور پر نکلے اور اس آفتاب صداقت نے مدینہ کی طرف رجوع کیا۔ دوسرے یہ کہ اس آفتاب کا مدینہ منورہ پر طلوع کرنا مکیوں کے لئے غروب کے حکم میں ہوگیا۔ سو طلوع بہی متحقق ہوگیا اور غروب بہی۔ جیسا کہ امریکہ میں آفتاب کا طلوع کرنا ہمارے

لئے غروب کے حکم میں ہو۔ پس جب وہ آفتاب مکہ سے چھپ گیا اور وہ عاشق الٰہی ان کوچوں سے نکل گیا تو پھر مکہ میں کیا تھا ایک اندھیری رات تھی نہ وہ انوار رہے نہ وہ برکات رہے۔ پہلے تو مکہ کو ملائک کی صفوف نے گھیرا ہوا تھا اور پھر شیاطین کی جماعتوں نے گھیر لیا نور جاتا رہا اور ظلمت آگئی۔ اسی کی طرف اشارہ تھا کہ ماکان اللہ ان یعذبھم وانت فیھم یعنی خدا ایسا نہیں کہ مکہ والوں پر عذاب نازل کرے اور تو انہیں ہو کیونکہ وہ آفتاب تھا اور یہ غیر ممکن ہو کہ آفتاب کے ہوتے عذاب کی ظلمت نازل ہو۔ غرض جب اُس آفتاب نے مدینہ میں طلوع کیا تو مدینہ والوں کے لئے دن چڑھ گیا اور مکہ میں علامات غروب پیدا ہوئے اور وہ دن تغیر عظیم ظہور میں آگئے جن میں دن محدود ہوتا ہو۔ لیکن جب مؤکدا اور مکرر طور پر کسی دن یا تاریخ کا وعدہ ہو جائے تو اُس سے انسانی دن اور تاریخیں قطعاً اور یقیناً مراد ہوتی ہیں۔ ورنہ کبھی ابتلا کے طور پر ربانی اصطلاحات درمیان میں آجاتی ہیں۔ مگر باایں ہمہ نفس پیشگوئی میں فرق نہیں آتا۔ پیشگوئی کے بارے میں یہ کامل تحقیق ہو جسپر تمام انبیا اور اولیا کا اتفاق ہو۔ پھر اُن لوگوں کے ایمان کا کیا حال ہو جو جلد زبان کو کھولتے ہیں اور حق کے کھلنے تک انتظار نہیں کرتے۔

لعنتوں کی قسمیں جن سے میاں عبدالحق غزنوی بےخبر ہیں اور اُن پر صفا پڑ رہی ہیں

(۱) پہلی لعنت۔ یہ کہ عیسائیوں کے حامی بنے اور ایسی بحث میں جو اسلام اور رسول کی سچائی ثابت کرنے کے لئے تھی عیسائیوں کی مدد کی اور اُن کے غالب ہونے کا اقرار کیا۔ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ پادری ہی دجّال ہیں۔ پھر جن لوگوں نے دجال کی ہاں کے ساتھ ہاں ملادی یہ وہی یہودی ہیں جنکی نسبت صحیح مسلم میں حدیث ہو کہ وہ قریب ستر ہزار کے دجال کے ساتھ ہو جائینگے۔ ساتھ ہونا یہی ہو کہ انکی بات کا تصدیق کرنا اور حدیث میں اس بات کی تصریح ہو کہ وہ یہودی دراصل مسلمان ہونگے لیکن یہودیوں کی طرح اپنی غلطیوں پر چمٹینگے اور ظاہر پرست ہونگے۔ اسلئے یہودی کہلائینگے اور حدیثوں کو بنظر تتبع دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ یہودی اُسوقت دجال کے تابع ہونگے جب ایک فتنہ ہوگا اور مسلمانوں کا عیسائیوں کے ساتھ کچھ مقابلہ آپڑیگا عیسائی اپنی شرارت سے کہینگے کہ ہمیں فتح ہوئی

اور مسلمان کہینگے کہ ہمیں فتح ہوئی۔ مسلمانوں کے لئے آسمان گواہی دیگا اور آسمانی آواز آئیگی یعنی خدا کا الہام کہ الحق فی آل محمد اور عیسائیوں کے لئے شیطانی آواز آئیگی یعنے وہ لوگ مکر اور فریب سے جو ایک شیطانی طریق ہے لوگونکو سخت دہوکا دینگے گویا وہ شیطانی آواز ہوگی جسکا یہ مضمون ہوگا کہ الحق فی آل عیسےٰ یعنے عیسیٰ کے لوگوں کے ساتھہ حق ہے۔ تب یہودی طبع کے لوگ شیطانی آواز کی طرف جہک جائینگے اور ہاں میں ہاں ملاکر دجال کے تابع ہو جائینگے۔ آخر خدا تعالیٰ فیصلہ کر دیگا اور اسلام کی حقیت کے لئے نمایاں نشان ظاہر ہونگے۔ تب بعض دجال کے تابع ذلت کے ساتھہ رجوع کرینگے۔ یہ خلاصہ اشارات و عبارات احادیث ہے چاہیئے کہ اسمیں خوب غور کریں ×

(۲) **دوسری لعنت** ۔ یہ لعنت خسوف کسوف ہے۔ یہ بھی ہمارے مخالفوں کے ذلیل کرنے کے لئے کچھہ تہوڑی نہیں بشرطیکہ کچھہ شرم ہو۔ آسمانی گواہی خدا تعالیٰ کی گواہی ہے۔ حدیث کی پیشگوئی پوری ہوئی اُس سے انکار کیا یہہ لعنت ہے یا نہیں۔ اگر یہ لعنت نہیں تو کوئی نظیر بتلاؤ کہ کسی مدعی کے ساتھہ کبھی خسوف کسوف ماہ رمضان میں جمع ہوا جب سے دنیا کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔

(۳) **تیسری لعنت** ۔ یہ لعنت اُن کتابوں کے مقابلہ سے عاجز آنا ہے جنمیں صاف اُن لوگوں پر لعنتیں بھیجی گئی تہیں جو مکفر یا منکر دین ہو کر پہر مقابلہ نہ کر سکیں۔ درحقیقت یہ لعنت بھی کچھہ تہوڑی نہیں بلکہ ایک ہزار لعنت ہے کہ اگر زنجیروں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھہ جوڑ کر اُنکی لمبائی دکھلائی جاوے تو ایک بڑا رسہ بنتا ہے جو تمام مکفروں کے گلے میں ڈالنے کے لئے کافی ہوگا۔ پہر عجیب شرم ہے کہ ابتک کہتے ہیں کہ ہم پر کوئی لعنت نہیں پڑی۔ کیا عیسائیوں کی اُس بحث میں حمایت کرنا جو خالصًا اللہ اور رسول کے لئے تہی لعنت نہیں۔ کیا یہ ہزار لعنت کا لمبا رسہ کچھہ بھی چیز نہیں اور اس سے کچھہ ذلت نہیں ہوئی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے مکفروں کی بڑی پکی عزت ہے کہ مار پر مار پڑتی گئی مگر اُس عزت میں فرق نہیں آتا

(۴) **چوتہی لعنت** ۔ عیسائی فریق پر پیشگوئی کا پورا ہونا ہے جسکو ہم بیان کر چکے ہیں۔ یہ لعنت درحقیقت کئی لعنتوں سے مرکب ہے جسکی تفصیل کی حاجت نہیں۔

(۵) **پانچویں لعنت** ۔ عنقریب پڑنے والی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر باوجود اس فتح نمایاں کے جو ہمکو بفضلہ تعالیٰ عیسائیوں کے فریق مباحث پر حاصل ہوئی یعنی کوئی اُن میں سے مرا اور کوئی موت تک پہنچا اور کوئی ماتم دار بنا اور کسی پر ذلت کی لعنت پڑی اور کسی پر اتنا خوف پڑا کہ نہ زندوں میں رہا اور نہ مردوں

ہیں۔ اب بھی اگر ہماری فتح کا یہ غزنوی لوگ اور دوسرے مکفر اقرار نہ کریں اور نہ آتھم کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ قسم کہاوے اور دو ہزار روپیہ لیوے اور ایک برس گزرنے کے بعد اُسکا مالک بنجاوے تو بیشک اُنپر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اور یہ مسخ ہوگئے اور خنازیر سے جاملے اور عمداً وہ پہلو اختیار کیا جس میں اللہ و رسول کی اہانت ہے۔ اب ہم اس بارے میں زیادہ نہیں لکھیں گے اور اسی پر ختم کرتے ہیں۔ میاں عبد الحق کو اس جواب سے رنجیدہ نہیں ہونا چاہیئے کہ این ہمان سنگست کہ بر سر من زدی وافوض امری الی اللہ ھو نعم المولیٰ و نعم النصیر

ایک فیصلہ کرنیوالا اشتہار انعامی ہزار روپیہ میاں رشید احمد گنگوہی وغیرہ کی ایمانداری پرکھنے کے لئے جنہوں نے اس عاجز کی نسبت یہ اشتہار شائع کیا ہے کہ یہ شخص کافر اور دجال اور شیطان ہے اور اُسپر لعنت اور سب و شتم کرتے رہنا ثواب کی بات ہے۔ اور اس اشتہار کے وہ سب مکفر مخاطب ہیں جو کافر اور اکفر کہنے سے باز نہیں آتے خواہ لدہیانوی ہیں یا امرتسری یا غزنوی یا بٹالوی یا گنگوہی یا پنجاب اور ہندوستان کے کسی اور مقام میں الا لعنۃ اللہ علی الکافرین المکفرین الذین یکفرون المسلمین۔ اب اُن سب پر واجب ہے کہ اپنے ہم جنس مولوی محمد حسن صاحب لدہیانوی کو قسم دلواکر ہزار روپیہ ہم سے لے لیں ورنہ یاد رکھیں کہ وہ سب بباعث تکفیر مسلم اور انکار حق کے ابدی لعنت میں مبتلا ہو کر تمام شیاطین کے ساتھہ جہنم میں پڑیں گے۔ اور نیز یاد رہے کہ قسم اُسی مضمون کی ہوگی جو اشتہار ہذا میں درج ہے۔

پیم کا انعام

ای علماءِ مکفرین اُن آثار اور اخبار کی نسبت کیا کہتے ہو* جنکو امام عبد الوہاب شعرانی اور دوسرے اکابر متقدمین نے اپنی اپنی کتابوں میں مبسوط طور پر نقل کیا ہے۔ جنمیں سے کچھہ حصہ مولوی صدیق حسن خان بھوپالوی نے اپنی فارسی کتابوں حجج الکرامہ وغیرہ میں بطور اختصار لکھا ہے کہ مہدی موعود کے چار نشان خاص ہیں جن میں اُسکا غیر شریک نہیں (۱) یہ کہ علما اُسکی تکفیر کرینگے اور اُسکا نام کافر اور دجّال اور بے ایمان رکھینگے اور تمام ملک اُسکی تکذیب کرینگے اور اُسکی تحقیر اور سبّ و شتم کے لئے کمر باندھینگے اور اُسکی نسبت نہایت سخت کینہ پیدا کرینگے اور اُسکو ملحد اور مرتد خیال کرینگے اور اُسکی نسبت مشہور کرینگے کہ یہ تو اسلام کی بیخ کنی کر رہا ہے یہ مہدی کیسا ہے۔ اور لعنت اور کافر کافر کہنے کو موجب ثواب اور اجر سمجھینگے اور اُسکو اُس زمانہ کے مولوی

* نوٹ ۔ یہ کہنا بیجا ہوگا کہ یہ احادیث ضعیف ہیں یا بعض روایات مجروح ہیں یا حدیث منقطع اور مرسل ہے۔ کیونکہ جس حدیث کی

ہرگز قبول نہیں کرینگے۔ مگر آخری دنوں میں جب اُسکی حقیقت کُھل جائیگی محض نفاق سے مان لیں گے دل سے نہیں۔ اور مہدی کو قبول کرنیوالے اکثر عوام یا گوشہ گزین یا پاک دل فقرا ہونگے جو اپنی صحیح مکاشفات سے اُسکو شناخت کریں گے۔ مگر مولویوں کو بجز اسکے اور کوئی حصہ نہیں ملیگا کہ اُسکو بیدین اور کافر اور دجال کہیں گے۔ اور اُسوقت کے مولوی اُن سب سے بدتر ہونگے جو زمین پر رہتے ہیں۔ اُنکی زیرکی اور فراست جاتی رہیگی وہ عمیق باتوں کو سُنکر فی الفور انکار کر دینگے کہ یہ باتیں تو ہمارے قدیم عقائد کے مخالف ہیں۔

(۲) دوسرا نشان مہدی موعود کا یہ ہے کہ اُسکے وقت میں ماہ رمضان میں خسوف کسوف ہوگا اور پہلے اُس سے جیساکہ منطوق حدیث صاف بتلا رہا ہے کبھی کسی رسول یا نبی یا محدث کیوقت میں خسوف کسوف کا اجتماع رمضان میں نہیں ہوا۔ اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت کے وقت میں کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن اکٹھے نہیں ہوئے* اور اگر کوئی کہے کہ اکٹھے ہوئے ہیں تو بار ثبوت اُس کے ذمہ ہے۔ مگر حدیث کا مفہوم یہ نہیں کہ مہدی کے ظہور سے پہلے چاند گرہن اور سورج گرہن ماہ رمضان میں ہوگا کیونکہ اس صورت میں تو ممکنات میں سے تھا کہ چاند گرہن اور سورج گرہن کو ماہ رمضان میں دیکھکر ہر یک مفتری مہدی موعود ہونیکا دعویٰ کرے اور امر مشتبہ ہو جائے کیونکہ بعد میں مدعی ہونا سہل ہے اور جب بعد میں کئی مدعی ظاہر ہو گئے تو صاف طور پر کوئی مصداق نہ رہا۔ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مہدی موعود کے دعوے کے بعد بلکہ ایک مدت گزرنیکے بعد یہ نشان تائید دعویٰ کیطور پر ظاہر ہو جیساکہ اِنّ لمہدینا آیتین ای لتائید دعوی مہدینا آیتین صاف دلالت کر رہی ہے۔ اور اس طور سے کسی مفتری کی پیش رفت نہیں جاتی اور کوئی منصوبہ چل نہیں سکتا کیونکہ مہدی کا ظہور بہت پہلے ہو کر پھر موید دعویٰ کیطور پر سورج گرہن بھی ہو گیا۔ نہ یہ کہ ان دونوں کو دیکھکر مہدی نے سر نکالا۔ اس قسم کے تائیدی نشان ہمارے سید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی پہلی کتابوں میں لکھے گئے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد ظہور میں آئے اور دعویٰ کے مصدق اور موید ہوئے۔ غرض ایسے نشان قبل از دعویٰ مہمل اور بیکار ہوتے ہیں کیونکہ ان میں گنجائش افترا بہت ہے۔ اور اسپر اور بھی قرینہ ہے اور وہ یہ ہے کہ خسوف اور کسوف اور مہدی کا رمضان کے مہینے میں موجود ہونا خارق عادت

* پیشگوئی واقعی طور پر سچی نکلی اُسکا درجہ فی الحقیقت صحاح سے بھی بڑھکر ہے کیونکہ اُسکی صداقت بدیہی طور پر ظاہر ہوگئی۔ غرض جب حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی تو پھر بھی اُس میں شک کرنا صریح بے ایمانی ہے۔

ہے۔ اور صرف اجتماع خسوف کسوف خارق عادت نہیں (۳) تیسرا نشان مہدی موعود کا یہ ہے کہ اُسکے وقت میں ایک فتنہ ہوگا اور نصاریٰ اور مہدی کے لوگوں کا ایک جھگڑا پڑ جائیگا۔ نصاریٰ کے لئے شیطان آواز دیگا کہ الحق فی ال عیسے یعنے حق عیسیٰ کے لوگوں میں ہے اور فتح عیسائیوں کی ہے۔ اور مہدی کے لوگوں کے لئے آسمانی آواز آئیگی یعنے نشانوں اور تائیدوں کے ساتھ ربانی گواہی یہ ہوگی کہ الحق فی ال محمد یعنے حق مہدی کے لوگوں میں ہے۔ آخر اُس آواز کے بعد شیطانی تاریکی اُٹھ جائیگی اور لوگ اپنے امام کو شناخت کرلیں گے۔* (۴) چوتھی مہدی کی یہ نشانی ہے کہ اُسکے وقت میں بہت سے مسلمان یہودی طبع دجّال سے ملجائینگے یعنے وہ لوگ بظاہر مسلمان کہلائینگے اور دجال کے ہاں کے ساتھ ہاں ملادینگے یعنے نصاریٰ کے دعویٰ فتح کے مُصدّق ہونگے۔* یہ چار نشانیاں ایسی ہیں کہ مہدی کے لئے خاص ہیں اور اگرچہ اس زمانہ سے پہلے بھی بہت سے اہل اللہ اور بزرگوں کو کافر ٹھہرایا گیا مگر نشانی کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مہدی موعود کی اس زور و شور سے تکفیر کیجائیگی کہ اُس سے پہلے کبھی مولویوں نے ایسی زور و شور سے کسی کی تکفیر نہیں کی ہوگی اور نہ کسی کو ایسی زور و شور سے دجّال کہا ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس عاجز کو نہ صرف کافر بلکہ اکفر کہا گیا۔* ایسا ہی ممکن ہے کہ پہلے بھی کسی مہینہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن اکٹھے ہو گئے ہوں مگر یہ کبھی نہیں ہوا اور ہرگز نہیں ہوا کہ بجز ہمارے اِس زمانہ کے دنیا کی ابتدا سے آج تک کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان کے مہینہ میں ایسی طور سے اکٹھے ہوگئے ہوں کہ اُسوقت کوئی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت بھی موجود ہو۔ ایسا ہی اگرچہ پہلے بھی نصاریٰ سے مباحثات مذہبی ہوتے رہے ہیں لیکن جو نصاریٰ نے اب شوخیاں دکھلائیں اور تمام ملک میں شیطانی آوازیں سُنائیں اور گدھوں پر سوار ہوئے اور بہروپ بنائے ایسا استہزا اُنکی طرف سے کبھی ظہور میں نہیں آیا اور نہ اُس استہزا کا بدل جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونیوالا ہے جو ربانی آواز ہے کبھی ایسا ظاہر ہوا جیسا کہ بعد اسکے ظاہر ہوگا سُننے والے یاد رکھیں۔ ایسا ہی اگرچہ بعض مسلمان جو منافق طبع ہیں پادریوں کے ساتھ اس سے پہلے بھی مداہنہ کے ساتھ پیش آتے رہے ہیں مگر جواب مولویوں اور اُنکے ناقص العقل چیلوں نے ان پادری دجالوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملائے اور اُنکو فتحیاب قرار دیا اور اُنکی خوشی کے ساتھ خوشی منائی اور شوخی اور چالاکی سے صدہا اشتہار لکھے اور اہل حق پر لعنتیں بھیجیں اور ان لعنتوں سے نصاریٰ کو خوش کیا اور نصاریٰ کو غالب

قرار دیا اُسکی نظیر تیرہ سو برس میں کسی صدی میں نہیں پائی جاتی - پس یہی پیشگوئی کا ظہور ہے کہ جو حدیثوں میں
آیا ہے کہ ستر ہزار مسلمان کہلانیوالے دجال کے ساتھہ ملجائیں گے۔ اب علمائی مکفرین بتلاویں کہ یہ باتیں پوری
ہوگئیں یا نہیں - بلکہ یہ دو علامتیں یعنی مہدی ہونے کے مدعی کو بڑے زور وشور سے کافر اور دجال کہنا اور
نصاریٰ کی تائید کرنا اور اُنکو فتحیاب قرار دینا اپنے ہاتھہ سے مولویوں نے ایسے طور سے پورے کیں جنکی نظیر
پہلے زمانوں میں نہیں پائی جاتی - نادانی سے پہلے باہم مشورہ کر کے سوچ نہ لیا کہ اس طور سے تو ہم دو نشانیوں
کا آپ ہی ثبوت دیدیں گے - جس شدومد سے اس عاجز کی تکفیر کی گئی ہے اگر پہلے بھی کسی مہدی ہونے
کے مدعی کی اس زور وشور سے تکفیر ہوئی ہے اور یہ لعن وطعن کی بارش اور کافر اور دجال کہنا اور دین کا
بیخ کن قرار دینا اور تمام ملک کے علما کا اسپر اتفاق کرنا اور تمام ممالک میں اسکو شہرت دینا پہلے بھی وقوع میں آیا
ہے تو اسکی نظیر پیش کریں جو طابق النعل بالنعل کا مصداق ہو ورنہ مہدی موعود کی ایک خاص نشانی انہوں نے
اپنے ہاتھہ سے قائم کر دی اور اگر پہلے بھی ایسا اتفاق اُنہوں نے نصاریٰ سے کیا ہے اور اُنکو غالب قرار دیا ہے
تو اُسکی بھی نظیر بتلاویں - اور اگر پہلے بھی کسی ایسے شخص کے وقت میں جو مہدی ہونیکا دعویٰ کرتا ہو چاند
گرہن اور سورج گرہن رمضان میں اکٹھے ہوگئے ہوں تو اُسکی نظیر پیش کریں - اور اگر پہلے بھی کسی مہدی کے
لوگوں اور نصاریٰ کا کچھہ جھگڑا پڑا ہوا اور نصاریٰ نے اپنی فتحیابی کے لئے ایسی شیطانی آوازیں نکالی ہوں
تو اُسکی نظیر بھی بتلاویں - اور ہم ہر چہار نظیروں کے پیش کرنیوالے کے لئے ہزار روپیہ نقد انعام مقرر
کرتے ہیں - ہم اس روپیہ کے دینے میں کوئی شرط مقرر نہیں کرتے صرف اسقدر ہوگا کہ بعد درخواست
یہ ہزار روپیہ مولوی محمد حسن صاحب لدہیانوی کے پاس تین ہفتہ کے اندر جمع کرا دیا جاویگا اور مولوی صاحب
موصوف ایک تاریخ پر جو اُنکی طرف سے مقرر ہو فریقین کو اپنے مکان پر بلا کر بلند آواز سے تین مرتبہ قسم کہائیں گے
اور کہیں گے کہ میں اللہ جل شانہ کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعات جو پیش کئے گئے بے نظیر نہیں ہیں اور جو
کچھہ انکی نظیریں بتلائی گئی ہیں وہ واقعی طور پر صحیح اور درست اور یقینی اور قطعی ہیں - اور بمذا ان نشانیوں کے
مصداق ہونے کا مدعی درحقیقت کافر ہے اور میں بصیرت کاملہ سے کہتا ہوں کہ ضرور وہ کافر ہے - اور اگر میں جھوٹ
بولتا ہوں تو میرے پر وہ عذاب اور قہر الٰہی نازل ہو جو جھوٹوں پر ہوا کرتا ہے - اور ہم ہر یک مرتبہ کے ساتھہ
آمین کہیں گے اور واپسی روپیہ کی کوئی شرط نہیں اور نہ عذاب کے لئے کوئی میعاد مقرر ہے - ہمارے لئے
یہ کافی ہوگا کہ یا تو مولوی صاحب خدا تعالیٰ سے ڈریں اور قسم نہ کہا دیں اور یا تمام مکفروں کے سرگروہ بنکر

قسم کہالیں اور اُسکے ثمرات دیکھیں۔ اور ہم اسجگہ علمائی وقت کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ وہ تکفیر اور انکار میں جلدی نہ کریں۔ کیا ممکن نہیں کہ جسکو وہ جھوٹا کہتے ہیں اصل میں سچا وہی ہو۔ پس جلدی کرکے ناحق کی روسیاہی کیوں لیتے ہیں۔ کیا کسی جھوٹے کے لئے آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں یا کبھی خدا نے کسی جھوٹے کو ایسی لمبی مہلت دی کہ وہ بارہ برس سے برابر الہام اور مکالمہ الٰہیہ کا دعویٰ کرکے دن رات خدا تعالیٰ پر افترا کرتا ہوا اور خدا تعالیٰ اسکو نہ پکڑے۔ بھلا اگر کوئی نظیر ہے تو ایک تو بیان کریں ورنہ اس قادر منتقم سے ڈریں جسکا غضب انسان کی غضب سے کہیں بڑہکر ہے۔ اور اس بات پر خوش نہوں کہ بعض مسائل میں اختلاف ہے۔ اور ذرہ دل میں سوچ لیں کہ اگر مہدی موعود تمام مسائل رطب یابس میں علمائی وقت سے اتفاق کرنیوالا ہوتا تو کیوں پہلے سے احادیث میں یہ لکھا جاتا کہ علما اُسکی تکفیر کرینگے اور سمجھینگے کہ یہ دین کی بیخ کنی کررہا ہے اس سے ظاہر ہے کہ مہدی کی تکفیر کے لئے علماء اپنے پاس اپنے فہم کے مطابق کچھ وجوہ رکھتے ہوں گے جنکی بنا پر اُسکو کافر اور دجال قرار دینگے۔ فاتقوا اللہ یا اولی الابصار والسلام علیٰ من خشی الرحمٰن واتقیٰ واتبع الحق واھتدیٰ

ہمارا انجام کیا ہوگا

بجز خدا کے انجام کون بتلا سکتا ہے اور بجز اُس غیب دان کے آخری دنوں کی کسکو خبر ہے دشمن کہتا ہے کہ یہ شخص ذلت کے ساتھہ ہلاک ہوجائے اور حاسد کی تمنا ہے کہ اسپر کوئی ایسا عذاب پڑے کہ اسکا کچھہ بھی باقی نہ رہے۔ لیکن یہ سب لوگ اندھے ہیں اور عنقریب ہے کہ اپنے بدخیالات اور بد ارادے انہیں پر پڑیں۔ اسمیں شک نہیں کہ مفتری بہت جلد تباہ ہوجاتا ہے اور جو شخص کہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور اُسکے الہام اور کلام سے مشرف ہوں حالانکہ نہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اُسکے الہام اور کلام سے مشرف ہے وہ بہت بُری موت سے مرتا ہے اور اُسکا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے۔ لیکن جو صادق اور اُسکی طرف سے ہیں وہ مر کر بھی زندہ ہوجایا کرتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل کا ہاتھہ انپر ہوتا ہے اور سچائی کی روح اُنکے اندر ہوتی ہے۔ اگر وہ آزمائشوں سے کچلے جائیں اور پیسے جائیں اور خاک کے ساتھہ ملائے جائیں اور چاروں طرفوں سے اُنپر لعن وطعن کی بارشیں ہوں اور اُنکے تباہ کرنے کے لئے سارا زمانہ منصوبے کرے تب بھی

وہ ہلاک نہیں ہوتے۔ کیوں نہیں ہوتے؟ اُس سچے پیوند کی برکت سے جو اُنکو محبوب حقیقی کے ساتھہ ہوتا ہی
خدا اُنپر سب سے زیادہ مصیبتیں نازل کرتا ہی مگر اسلئے نہیں کہ تباہ ہوجائیں بلکہ اسلئے کہ تا زیادہ سے زیادہ پہل اور
پہول میں ترقی کریں۔ ہریک جوہر قابل کے لئے یہی قانون قدرت ہی کہ اول صدمات کا تختۂ مشق ہوتا ہی
مثلاً اُس زمین کو دیکھو جب کسان کئی مہینہ تک اپنی قلبہ رانی کا تختۂ مشق رکہتا ہی اور ہل چلانے سے اُسکا
جگر پہاڑتا رہتا ہی یہاں تک کہ وہ زمین جو پتہر کی طرح سخت اور درشت معلوم ہوتی تہی سرمہ کی طرح پیس
جاتی ہی اور ہوا اُسکو اُدہر اُدہر اُڑاتی ہی اور پریشان کرتی رہتی ہی اور وہ بہت ہی خستہ شکستہ اور کمزور معلوم
ہوتی ہی اور ایک انجان سمجہتا ہی کہ کسان نے چنگی بہلی زمین کو خراب کر دیا اور بیٹہنے اور لیٹنے کے لائق نہ رہی
لیکن اُس دانا کسان کا فعل عبث نہیں ہوتا۔ وہ خوب جانتا ہی کہ اُس زمین کا اعلیٰ جوہر بجز اُس درجہ کے
کوفت کے نمودار نہیں ہوسکتا۔ اسیطرح کسان اُس زمین میں بہت عمدہ قسم کے دانے تخم ریزی کیوقت بکہیر دیتا
ہی اور وہ دانے خاک میں ملکر اپنی شکل اور حالت میں قریب قریب مٹی کے ہوجاتے ہیں اور اُنکا وہ رنگ و روپ سب
جاتا رہتا ہی۔ لیکن وہ دانا کسان اسلئے اُنکو مٹی میں نہیں پہینکتا کہ وہ اُسکی نظر میں ذلیل ہیں۔ نہیں بلکہ دانے
اُسکی نظر میں نہایت ہی بیش قیمت ہیں۔ بلکہ وہ اسلئے اُنکو مٹی میں پہینکتا ہی کہ تا ایک ایک دانہ ہزار ہزار دانہ ہوکر
نکلے اور وہ بڑہیں اور پہولیں اور اُن میں برکت پیدا ہو اور خدا کے بندوں کو نفع پہنچے۔ پس اسی طرح وہ حقیقی
کسان کبہی اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پہینکدیتا ہی اور لوگ اُنکے اوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں
اور ہریک طرح سے اُنکی ذلت ظاہر ہوتی ہی۔ تب تہوڑے دنوں کے بعد وہ دانے سبزہ کی شکل پر ہوکر نکلتے
ہیں اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھہ نمودار ہوتے ہیں جو ایک دیکہنے والا تعجب کرتا ہی۔ یہی قدیم سے برگزیدہ
لوگوں کے ساتھہ سنت اللہ ہی کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن غرق کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس
لئے کہ تا اُن موتیوں کے وارث ہوں کہ جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں۔ اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں
لیکن اسلئے نہیں کہ جلائے جائیں بلکہ اسلئے کہ تا خدا تعالیٰ کی قدرتیں ظاہر ہوں۔ اور اُن سے ٹہٹہا کیا جاتا
ہی اور لعنت کیجاتی ہی اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے اور دکہہ دئے جاتے اور طرح طرح کی بولیاں اُنکی
نسبت بولی جاتی ہیں اور بدظنیاں بڑہجاتی ہیں یہاں تک کہ بہتوں کے خیال و گمان میں بہی نہیں ہوتا کہ وہ سچے
ہیں بلکہ جو شخص اُنکو دکہ دیتا اور لعنتیں بہیجتا ہے وہ اپنے دل میں خیال کرتا ہی کہ بہت ہی ثواب کا کام کر
ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہی۔ اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضا سے کچہہ قبض

خدا تعالیٰ اسکو ان الفاظ سے تسلی دیتا ہے کہ صبر کر جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا اور فرماتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ پس وہ صبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ امر مقدر اپنے مدت مقررہ تک پہنچ جاتا ہے تب غیرت الٰہی اُس غریب کے لیئے جوش مارتی ہے اور ایک ہی تجلی میں اعدا کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ سو اول نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے اور اخیر میں اُسکی نوبت آتی ہے۔ اسیطرح خداوند کریم نے بارہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کرینگے اور بہت ستائیں گے لیکن آخر نصرت الٰہی تیرے شامل ہوگی اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کریگا۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں بھی بہت سا حصہ الہامات کا انہی پیشگوئیوں کو بتلا رہا ہے اور مکاشفات بھی یہی بتلا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک کشف میں میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور وہ کہتا ہے کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ تب میں نے اُسکو کہا کہ تم کہاں سے آئے تو اُس نے عربی زبان میں جواب دیا اور کہا کہ جئت من حضرۃ الوتر۔ یعنی میں اُسکی طرف سے آیا ہوں جو اکیلا ہے تب میں اُسکو ایکطرف خلوت میں لیگیا اور میں نے کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں مگر کیا تم بھی پھر گئے تو اُس نے کہا کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ تب میں اُسحالت سے منتقل ہوگیا۔ لیکن یہ سب امور درمیانی ہیں اور جو خاتمہ امر پر مقدر ہو چکا ہے وہ یہی ہے کہ بار بار کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزارہا تک پہنچ گئے ہیں اور آفتاب کیطرح روشن ہیں خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح دونگا اور ہریک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دونگا اور تجھے غلبہ ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہیگی۔ اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کرونگا۔ اور یاد رہے کہ یہ الہامات اسواسطے نہیں لکھے گئے کہ ابھی کوئی انکو قبول کرے۔ بلکہ اسواسطے کہ ہریک چیز کے لیئے ایک موسم اور وقت ہے۔ پس جب ان الہامات کے ظہور کا وقت آئیگا اُسوقت یہ تحریر مستعد دلوں کے لیئے زیادہ تر ایمان اور تسلی اور یقین کا موجب ہوگی۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ